عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۸ | شمارہ نمبر ۱۸

تاجدار

ختم نبوّت

حضرت محمد مصطفےٰ

احمد مجتبیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم

یا صاحب الجمال ویا سیّد البشر

من وجہک المنیر لقد نور القمر

لایمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

سرکار دو عالم

انسان کامل

حضرت

محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

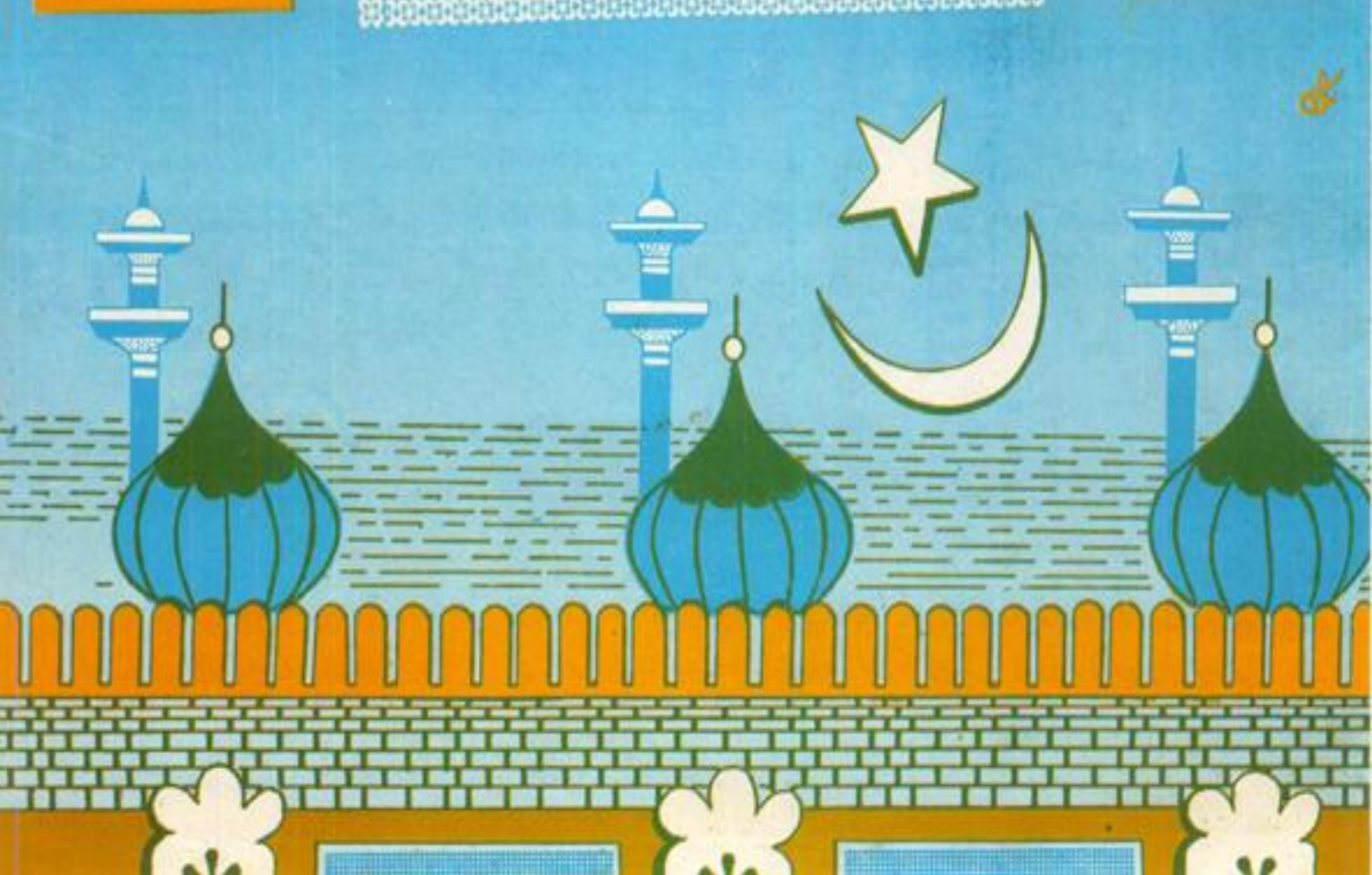

بزمِ ختمِ نبوت

بزم ختم نبوت میں قارئین کے خیالات شائع ہوتے ہیں۔ اس لیے قارئین کے تمام خیالات سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

کھانا بند کر دیں مگر رسالہ بند نہ کریں

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی مانسہرہ

ہمارے ایک دوست مبارک زیب سواتی صاحب ہیں۔ جو بڑے دیندار آدمی ہیں۔ وہ چند سالوں سے رسالہ پڑھتے ہیں۔ اور اپنے گھر بھی لے جاتے ہیں۔ گذشتہ دنوں انہوں نے کہا کہ جناب رسالہ بند کر دیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں گھر گیا۔ تو گھر والوں نے کہا کہ اس مرتبہ رسالہ نہیں آیا۔ میں نے کہا کہ رسالہ بند کر دیا ہے۔ گھر والوں نے کہا کہ آپ کھانا تو بند کر سکتے ہیں۔ مگر رسالہ بند نہ کریں۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے دوبارہ رسالہ جاری کرانا پڑا۔ ہم تمام اپنی مسلمان خواتین سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ آپ بھی رسالہ ختم نبوت پابندی سے پڑھا کریں ہفت روزہ ختم نبوت نے مرزائیت کو بے نقاب کیا ہے۔ جب تک یہ رسالہ نہیں تھا۔ تو لوگوں کا مرزائیوں سے ملنا جلنا عام تھا۔ یہ اس رسالہ کی مقبولیت کی کھلی دلیل ہے۔ کہ ایک گھر سے یہ آواز آتی ہے۔ ہمارا کھانا بند کر دو۔ مگر رسالہ بند نہ کرو۔

حضرت امیر شریعتؒ کے بارے میں میاں طفیل صاحب کی غلط بیانی کا جواب

تحریر۔ حافظ محمد ابراہیم بندھانی کراچی

بانی امیر جماعت اسلامی مودودی کی دسویں برسی یا عرس کے سلسلہ میں جنگ فورم لاہور میں منعقدہ ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے سابقہ امیر میاں طفیل محمد نے کاروان ختم نبوتؐ کے سرفروش سپہ سالار، امام المجاہدین حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے خلاف من گھڑت، بے بنیاد و شرمناک، تہمت لگا کر خبث باطن کا مظاہرہ کیا ہے۔ موصوف فرماتے ہیں کہ، پہلے میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا معتقد تھا ایک روز میں نے ان سے کہا کہ آپ کی تقریریں سن کر جی چاہتا ہے کہ سب کچھ کر گزریں لیکن ایک سید مودودی جو لاہور میں رہتا ہے اس کی تحریں پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ آپ سب غلط کر رہے ہیں تو مجھے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے جواب دیا کہ ایمانداری کی بات ہے کہ اگر دین کی خدمت مقصود ہے تو سید مودودی ٹھیک کہتا ہے باقی تو سب پیٹ کا معاملہ ہے۔ یہ صریح جھوٹ اور کذب بیانی ہے یہ روشن حقیقت ہے کہ انبیاء کرام، خلفائے راشدینؓ، ازواج مطہراتؓ، اور صحابہ کرامؓ جیسی پاک باز بلند شان مجسم نور ہستیوں کے خلاف توہین آمیز تحریروں کی وجہ سے امت مسلمہ کے تمام مکتب فکر کے نامور وجید علماء کرام اور مفتیان دین نے مودودی صاحب کے خلاف فتویٰ دیا۔ اس معاملہ میں مسلمانوں کے کسی طبقے کے علماء کرام میں اختلاف رائے نہ تھا اس واضح اور روشن حقیقت کے باوجود میاں طفیل محمد کا حضرت امیر شریعتؒ کے حوالے سے یہ دعویٰ کرنا کہ صرف مودودی صاحب ہی دین اسلام کے صحیح خدمت گزار تھے، عصر حاضر کا سب سے بڑا سفید جھوٹ اور تاریخی حقائق و واقعات کو مسخ کرنے کی مذموم کوشش بھی ہے میاں طفیل محمد نے حضرت امیر شریعتؒ پر جھوٹی تہمت لگا کر تمام اکابرین ملت و علمائے حق کی اہانت کی ہے میاں طفیل محمد کی حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی ذات اقدس کے خلاف یہ زہر افشانی توحید و رسالت اور ختم نبوتؐ کے تمام جاں نثاروں اور فداکاروں کی دینی غیرت و حمیت کے لئے ایک بہت بڑے چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے کیا ہم اس قدر بے بس اور بے حس ہو چکے ہیں کہ قوت سماعت سے محروم انسانوں کی طرح مہر بلب ہو کر اپنے ان اکابرین اور اسلاف کی عزتوں سے کھل کھیلنے کی آزادانہ اجازت دے رکھیں۔ جنہوں نے اسلام کی سربلندی حق گوئی و بے باکی اور دینی اقدار کے تحفظ کے لئے پوری زندگی قربانی و ایثار کے اپنے خون جگر سے روشن کر کے تا دم مرگ جہاد کرتے رہے۔

عمدہ اور نفیس

محمد امین اللہ رضا وہاڑی

جب سے آپ کا رسالہ پڑھنا شروع کیا ہے۔ میں اور میرے دوست کافی خوش ہیں دل کو چین سا آ گیا ہے۔ اور کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ہمارا شہر شیزان جیسی لعنت سے پاک ہو جائے شیزان کے خلاف اگر جہاد بھی کرنا پڑا تو کریں گے اللہ تعالیٰ اس رسالے کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی دے۔ (آمین)

ایبٹ آباد کے مجاہدین ختم نبوت کو مبارکباد

ندیم احمد بزرٹہ لائن کراچی

اس دفعہ ایبٹ آباد میں جانا ہوا۔ تو وہاں پر ختم نبوت کا کام دیکھ کر اتنی خوشی ہوئی کہ بیان نہیں کر سکتا۔ ایبٹ آباد میں تمام مجاہدین اور خاص کر صدر روح رواں

باقی صفحہ ۲۷

ہفت روزہ ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT

اشاعت ۶ تا ۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ
مطابق ۷ تا ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۹ء
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر ۱۵

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

① میاں طفیل کی غلط بیانی کا جواب ____ ۲
② نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ____ ۴
③ غیرت ہے مسلمان کا جوہر تیرہ سمجھو ____ ۵
④ افضل البشر صلی اللہ علیہ وسلم ____ ۷
⑤ جب آفتاب نبوت طلوع ہوا ____ ۹
⑥ کتب سابقہ کی پیشگوئیاں ____ ۱۰
⑦ کی محمدؐ سے وفا تو نے ____ ۳
⑧ مولانا احمد علی لاہوری ____ ۱۹
⑨ مفتی محمودؒ نے مرزا ناصر کو ناک آوٹ کر دیا ____ ۲۰

محمد انور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ ۳۲۰۰ء
فون نمبر ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

سالانہ ____ ۱۵۰ روپے
ششماہی ____ ۷۵ روپے
سہ ماہی ____ ۳۵ روپے
فی پرچہ ____ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۳۵ ڈالر
چیک/ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

● حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ____ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
● مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمد نور یوسف صاحب ____ برما
● مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ____ پاکستان
● شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ____ متحدہ عرب امارات
● حضرت مولانا محمد یونس صاحب ____ بنگلہ دیش
● حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ____ جنوبی افریقہ
● حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ____ برطانیہ
● حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ____ کینیڈا
● حضرت مولانا سعید انگار صاحب ____ فرانس

○ وینکوور ____ جمال عبدالستار
○ ایڈمنٹن ____ عامر رشید
○ ونی پیگ ____ میاں نسیم
○ ٹورنٹو ____ حافظ سعید احمد
○ مونٹریال ____ آفتاب احمد
○ واشنگٹن ____ کرامت اللہ
○ شکاگو ____ محمد عبدالغنی
○ لاس اینجلس ____ نزل سید
○ سیکرامنٹو ____ چوہدری محمد شریف محمودی

○ افریقہ ____ محمد زبیر افریقی
○ ماریشش ____ محمد اخلاص احمد
○ ٹرینیڈاڈ ____ اسماعیل نانڈا
○ ری یونین فرانس ____ عبدالرشید بزرگ
○ بنگلہ دیش ____ محی الدین خان
○ مغربی جرمنی ____ شفاق الرحمٰن
○ سنگاپور ____ سید زبیر حسن بخاری

○ بارباڈس ____ اسماعیل قاضی
○ سوئٹزرلینڈ ____ اے ایکو انصاری
○ برطانیہ ____ محمد اقبال
○ اسپین ____ راجہ حبیب الرحمٰن
○ ڈنمارک ____ محمد ادریس
○ ناروے ____ میاں اشرف جاوید

بیرون ملک نمائندے
○ قطر ____ قاری محمد اسماعیل بٹیل
○ دوبئی ____ قاری محمد اسماعیل
○ ابوظہبی ____ قاری وسیف الرحمٰن
○ برما ____ محمود یوسف

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ذکرانؐ کا اس لئے کرتے ہیں یار و صبح و شام
روح پرور، اسمِ اعظم، مصطفیٰؐ کا پاک نام

دو کمانوں کے برابر فاصلہ تھا درمیان
پوچھ لو معراج والی رات سے انؐ کا مقام

مرحبا، صد مرحبا ختمِ رسولِ جانِ بہار
باعثِ آبادیٔ ما، آں محمدؐ خوش خرام!

حاکم و محکوم، مفلس، مالدار و تاجدار
ساقی کوثر سے پائیں فیض سب ہی خاص و عام

قیصر و کسریٰ کی دولت کو سمجھتا ہے حقیر
بادشاہوں سے ہے بڑھکر آپؐ کے در کا غلام

مسجدِ اقصیٰ میں سارے کر رہے تھے انتظار
ایک صف میں تھے کھڑے جب آگئے انکے امام!

چشمۂ ساوہ ہوا خشک اور بجھا آتشکدہ!
آپؐ نے دنیا میں جب رکھا قدم، خیر الانامؐ

سب پیمبر آپؐ کی آمد کی دیتے تھے نوید
آپؐ آئے تو نبوت کا ہوا پھر اختتام

آپؐ کی فرقت میں رویا تھا حنانہ کا ستون
جانور سر کو جھکا کر آپؐ سے کرتے کلام!

اک یہودن نے کیا جو زہر دینے کا فریب
کھانا بولا آپؐ نہ کھائیں مجھے، عالی مقامؐ

بھیجتا ہے خود خدائے پاک بھی تم پر درود
ذرہ ذرہ کیوں نہ بھیجے آپؐ پر لاکھوں سلام

شاہ ایراں کے محل کے کنگرے بھی گر گئے
آپؐ کے تشریف لانے کا ہوا یوں اہتمام

اک ہزار افراد کا کھانا کفایت کر گیا!
ایک انگلی کے اشارے شق ہوا ماہِ تمام!

ایک مکڑی نے تنا جالا ہے شاہد غارِ ثور!
گھونسلے میں آگئے بسنے حمامہ اور حمام!

گھر کے سب برتن بھرے کمزور سی بکری کا دودھ
اہلِ دل سے پوچھ لو تم اُمِّ معبد کا مقام!

کالی کملی میں چھپا لینا قمر کو حشر میں!
آپؐ کی چشمِ کرم سے ہی بنے گا اس کا کام!

قمر حجازی اوکاڑہ

اداریہ

غیرت ہے مسلمان کا جوہر یہ نہ بھولو

سرکارِ دوعالم، تاجدارِ ختم نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت مومن کی متاعِ عزیز ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنی جان اپنی اولاد اپنے والدین حتیٰ کہ تمام دنیا کے لوگوں سے مجھے محبوب اور پیارا نہ سمجھے،، یہ حضور پاکؐ کی حدیث کا مفہوم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح معنیٰ میں اگر عشق تھا تو وہ صرف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت کو تھا کہ انہوں نے اپنا تن من دھن حضورؐ کے ایک ادنیٰ سے اشارے پر قربان کر دیا۔ اس راستے میں انہیں اگر خاک و خون کا دریا عبور کرنا پڑا تو اس کی بھی پرواہ نہیں کی لیکن حضورؐ کی عزت و آبرو پر کسی قسم کا حرف نہ آنے دیا۔

آج ہم عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا زور دعویٰ کرتے ہیں اور جوں ہی ربیع الاول کا ماہِ مبارک آتا ہے تو خوب جشن منایا جاتا ہے۔ جلوس نکالے جاتے ہیں جلسے ہوتے ہیں چراغاں ہوتا ہے۔ ہمارے گھروں میں میلاد کی محفلیں جمتی ہیں۔ جب ہم ۱۲ ربیع الاول کی یاد منا کر فارغ ہوتے ہیں تو یہ سمجھ لیتے ہیں کہ بس ہم نے عشق رسالت کا حق ادا کر دیا۔

ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کہ یہ جائز ہے یا ناجائز ——— ہمارا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب خود حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد موجود ہے کہ

"لا یؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہٖ و ولدہٖ والناس اجمعین،،

تو کیا ہم آپؐ کے اس فرمان پر عمل پیرا ہیں؟

کیا ہمیں معلوم نہیں کہ اس پاک سرزمین پر ایسے بدبخت اور ملعون موجود ہیں جو پنجاب قادیان کے ایک بدکردار، جھوٹے دغاباز، مکار، زانی، شرابی افیونی اور امام المغلظات مرزائے قادیان کو آپؐ کی پاک مسند پر بٹھا رہے ہیں۔ خود اس ملعون کا بھی دعویٰ تھا کہ محمد میں ہوں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے جس پاک رسول کی آمد کی بشارت دی وہ احمد نامی رسول میں ہوں۔ عہد الست میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے جس رسول کی نصرت و اعانت کا وعدہ لیا گیا وہ میں ہوں۔ میری روحانیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تھی، مجھے جو محمد اور احمد نہیں مانتے (مفہوم) وہ جہنمی ہیں۔ جنگل کے خنزیر ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں۔

کیا اس کے پیروؤں کا یہ عقیدہ نہیں کہ محمد ہم میں دوبارہ اتر آئے ہیں اس محمد کی شان پہلے محمد سے بڑھ کر ہے اور اب اگر کوئی کامل و اکمل محمد کو دیکھنا چاہتا ہو تو وہ ہمارے مرزائے قادیان کو دیکھ لے۔

ہم مسلمان بھی کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔ قادیانی بھی یہی کلمہ استعمال کرتے ہیں۔ فرق صاف اور واضح ہے کہ ہم مسلمان کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ سے سرکارِ دوعالم رحمۃ العالمین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد لیتے ہیں۔ جب کہ ہم مسلمانوں کے مقابلے میں قادیانی یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ سے مراد مرزائے قادیانی علیہ اللعنۃ ہے اس لئے کہ وہ خود لکھ گیا ہے کہ خدا نے اس آیت "محمد رسول اللہ والذین معہٗ" میں میرا نام محمد رکھا ہے اور رسول بھی۔ جس ملک میں یہ صورت حال ہو تو ہم کس منہ سے یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ ہم عاشق رسول ہیں اور کیا جشن ولادت منانے، جلوس نکالنے، چراغاں کرنے، محفلیں سجانے سے عشق رسولؐ کے تقاضے پورے ہو جائیں گے؟ ہرگز نہیں۔

ایسے میں ہم پر فرض ہو جاتا ہے کہ ہم زبانی عشق رسولؐ کا دعویٰ کرنے کی بجائے حقیقی معنیٰ میں عشق رسولؐ کے تقاضے پورے کریں۔ متحد ہو جائیں۔ متفق ہو جائیں فرقہ واریت کی حوصلہ شکنی کریں۔ اپنی غیرت کو جھنجوڑیں کیونکہ ؎

غیرت ہے مسلمانوں کا جوہر یہ نہ بھولو — ہر دین کے گستاخ کو آداب سکھا دو
یہ فرقہ پرستی تمہیں برباد کرے گی۔ — ہم بات اگر جھوٹ کہیں ہم کو سزا دو

ہم یہ نہیں کہتے کہ قانون کو ہاتھ میں لیں۔ جیسا کہ قادیانیوں نے قانون کو ہاتھ میں لے کر قتل و غارت کا پروگرام شروع کر رکھا ہے ہم ان کے علم بردار ہیں یہ ملک ہمارا

ہے اس کی سالمیت اور استحکام ہم پر فرض ہے۔

ہم تخریب کار نہیں کہ اپنے پیارے وطن میں افغانستان اور لبنان جیسے حالات پیدا کریں۔ جیسا کہ قادیانیوں نے مرزا طاہر کی پیشگوئی کے بعد ایسی صورت حال (خاص طور پر صوبہ سندھ میں) پیدا کر رکھی ہے۔

ہم اپیل کرتے ہیں آپ متحد ہو کر سراپا احتجاج بن جائیں اور حکومت پر زور دیں کہ وہ اگر سنت صدیق رضؓ پر عمل نہیں کرتی تو اپنے پڑوسی ملک ایران ہی کے طریقے پر عمل کرے جہاں بہائیت کو خلاف قانون قرار دے کر انہیں ملک سے باہر نکلنے پر مجبور کر دیا اور آج بہائی

پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں

کا مصداق بنے ہوئے ہیں۔ اگر ایران بہائیت کو خلاف قرار دے کر اور بہائیوں کو ایران سے نکال کر صفحۂ ہستی پر موجود ہے تو وطن عزیز پاکستان میں بھی مرزائیوں کو خلاف قانون دے کر کچھ نہیں ہوگا بلکہ ایسا کرنے سے امن و استحکام پیدا ہوگا اور ملک تیزی سے ترقی کی منازل طے کرے گا۔

قادیانی رٹ پٹیشن میں عدالت عالیہ نے عالمی مجلس کو فریق بنالیا

چیف جسٹس ہائی کورٹ کی ڈبل بنچ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو ایک ضروری و اہم فریق بنانے کے لئے نوٹس جاری کرنے کا حکم صادر فرمادیا دائر کردہ مقدمہ کی نوعیت اس طرح کی ہے۔ تین قادیانی لوگوں یعنی چوہدری عبدالمجید، مرزا عطاء الرحمٰن اور محمد اشرف خان نے آئین پاکستان کے آرٹیکل ۱۹۹ کے تحت حکومت پاکستان پر رٹ پٹیشن مقدمہ نمبر ۸۴/۶۹۱ ڈی دائر کیا اور اپنے مطلب و مخصوص نقطہ نظر کے حامل اقتباسات و مطالب اور مرزا غلام احمد کی تحریر کی روشنی میں عدالت عالیہ سے درخواست کی کہ قادیانیوں کے خلاف منظور شدہ و تسلیم شدہ قانون جو کہ مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کا نافذ کردہ ہے۔ ۱۰ سے باطل، بدنیتی پر مبنی اور غیر قانونی و غیر موثر قرار دیا جائے۔ اور ساتھ ہی حکومت پاکستان کے متعلقہ سرکاری ملازمین کو ہدایت کی جائے کہ وہ مندرجہ بالا قانون کے تحت قادیانیوں کے خلاف کوئی اقدام نہ کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے پیروی کرتے ہوئے جناب منیر الدین علوی ایڈووکیٹ نے قانونی دلائل پیش کئے اور عدالت سے استدعا کی کہ مذکورہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو بھی حکومت پاکستان کے علاوہ دوسرا فریق بنایا جائے۔ جو کہ قانون و اسلامی نقطہ نگاہ سے انتہائی اہم ہے تاکہ قادیانی مسئلہ متعلقہ قانون، انصاف کے تقاضوں کی روشنی میں پورا ہو سکے۔ اس طرح قادیانیوں کی رٹ پٹیشن قانونی طور سے اختتام کو پہنچے جناب منیر علوی کے قانونی دلائل سننے کے بعد چیف جسٹس کی ڈبل بنچ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو فریق بننے کا حکم صادر فرمایا۔

نعت رسول مقبول ﷺ

رہوں ان ﷺ کی چاہت میں کھویا ہوا سا
کسی پر نہ یہ حق کے اسرار کھولوں
عجب بھید میں منکشف اللہ اللہ
میں روؤں ہنسوں ہنس کے روؤں نہ بولوں
اگر خواب میں ان ﷺ کو دیکھوں کبھی میں
یہ جی چاہتا ہے کہ آنکھیں نہ کھولوں

اگر در پہ آقا ﷺ بلالیں مجھے بھی
میں اشکوں کی صورت زباں اپنی کھولوں
یہ کس موڑ پر لایا شوقِ زیارت
عبادت کو چھوڑوں نہ بستر پہ سو لوں
ندیم ایک ہے رازِ تطہیر یہ بھی
میں اشکوں سے دامانِ کردار دھولوں

ندیم نیازی

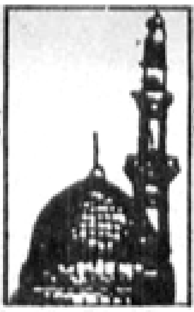

سرکار دو عالم خاتم الانبیاء، انسان کامل

افضل البشر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر: محمد اشرف بن نور محمد متعلم جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن

امام ابن تیمیہؒ کا قول ہے:۔

"ساری چیزیں چھوڑ کر صرف سیرت نبویؐ کے مطالعے اور اس میں تفکر و تدبر کو اگر تم اپنے اوپر لازم کر لو تو مجھے یقین ہے کہ مسلمانوں کی روحانی کمزوریوں اور بیماریوں کے لئے یہی نسخہ شفاء ہو سکتا ہے۔"

دنیا میں مختلف انبیاء میں مختلف خوبیاں فرداً فرداً پائی جاتی تھیں، لیکن آپؐ کی ذات جامع الصفات ہے۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کا سب سے بڑا معجزہ یہی ہے۔ کہ آپؐ نے ایک امی و یتیم ہونے کے باوجود عرب کی اس جاہل، وحشی اور ان پڑھ قوم کو جو صدیوں سے جہل و گمراہی میں بھٹک رہی تھی، نور ایمان کی روشنی عطا فرمائی۔ خدائے وحدہ لاشریک کی ذات صفات کے صحیح تصور، حقانیت، وحدانیت کی حقیقت اور رسالت و عبادت کے اصل مقصد سے روشناس کرایا۔ یہ آپؐ کے اخلاق کریمانہ اور اوصاف حمیدہ ہی کی کشش تھی کہ دشمن جاں بھی آپؐ کو صادق و امین کہہ کر جان نچھاور کرنے لگے۔ اخلاقی اعتبار سے آپؐ نے جو مقام حاصل کیا۔ اس کے متعلق قرآن خود ناطق ہے۔

مادی زندگی ہو یا روحانی زندگی، اخلاقی زندگی کے ہر شعبہ میں آپؐ کی سیرت مقدسہ سے انسان اکتساب نور کر سکتا ہے۔ آپؐ کی زندگی کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ آپؐ خود عامل تھے۔ اور جو فرمایا۔ اس پر عمل کر کے دکھلایا۔

آپؐ آخری پیغمبر ہیں۔ اس لئے آپ کو ایسی شریعت دے کر بھیجا گیا۔ جس کی تکمیل کے لئے پھر کسی دوسرے کو نہ آنا تھا۔ اسی لئے آپؐ کی ذات اقدس کو مجموعہ کمال اور دولت بے زوال بنا کر بھیجا گیا۔

محترم قارئین! آقائے نامدار سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت زماں و مکاں اور حدود و قیود سے آزاد ہے۔ آپؐ عرب و عجم، روم و شام ہند و چین غرض یہ کہ کرہ ارض کے جن و انس کے لئے نبی بنا کر بھیجے گئے۔

اس کی شہادت قرآن پاک میں موجود ہے۔ جو کہ اس طرح ہے:۔

"اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔"

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا کہ:۔

"اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

آپؐ کی پاک باز اور اعلیٰ سیرت دراصل انسانیت کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ آپؐ جو پیغام لائے وہ سب جن و انس کے لئے تھا۔ اس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جو آپؐ کے عہد سعادت کے بعد تا قیامت پیدا ہوں گے آپؐ اس کامل پیغام کا کامل عملی نمونہ تھے۔ اس لئے ہر شخص آپؐ سے ہدایت پا سکتا ہے۔ آپؐ تمام انسانوں کے لئے عملی نمونہ ہیں۔ قرآن نے واضح کیا ہے کہ:۔

"بے شک تمہارے لئے اللہ کے رسولؐ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔"

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کا ایک ایک گوشہ، ایک ایک پہلو اور ایک ایک نمونہ روشن و منور اور واضح و دلکش ہے۔

قارئین کرام! دنیا میں اخلاق کے بڑے بڑے معلم پیدا ہوئے۔ جن کے مکتب میں آکر بڑی بڑی قوموں نے ادب کا زانو تہہ کیا۔ اور ادب و اخلاق کے وہ سبق ان سے حاصل کئے۔ جو سینکڑوں اور ہزاروں برس گزر جانے کے بعد بھی اب تک ان کو یاد ہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ آج جہاں بھی حسن اخلاق کا کوئی نمونہ ہے۔ تو وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی دی ہوئی تعلیم مبارکہ کا ایک ورق ہے۔ آپؐ کی ذات اقدس اخلاق کے اعتبار سے وہ منور آفتاب ہے۔ جس میں ہر خوبی کی جھلک اور ہر حسن کا رنگ ملتا ہے۔ اس کے بارے میں قرآن پاک میں ہے کہ:۔

"انک لعلیٰ خلق عظیمۃ بے شک آپؐ حسن اخلاق کے بڑے مرتبے پر فائز ہیں۔" آپ نے خود ارشاد فرمایا کہ:۔ میں محاسن اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں۔"

آپؐ کی ذات گرامی حسن اخلاق و حسن کردار کا ایک اعلیٰ نمونہ تھی، بیماروں کی تیمارداری، عیسائیوں کے حقوق کا لحاظ، چھوٹوں پر شفقت و رحمت، بزرگوں کی عزت و حرمت، یتیموں اور بیواؤں کی خبر گیری، ضعیفوں اور مظلوموں کی دستگیری آپؐ کا معمول تھا۔

ہزاروں مخالفتیں تھیں۔ ہزار تشدد ہوئے۔ ہزار مصائب آئے۔ مگر آپؐ کے صبر و استقلال، عزم و حوصلے اور عفو و درگزر میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اللہ کے بھروسے پر گھر بار چھوڑ دیئے مگر آپؐ کے صبر و استقلال، عزم و حوصلے اور عفو و درگزر میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اللہ کے بھروسے پر گھر بار سب چھوڑ دیئے۔ مگر دین اسلام کی تبلیغ سے منہ نہ موڑا۔

اہل عالم نے دیکھا کہ آپؐ کو ملک عرب کی حکومت و سلطنت حاصل ہو چکی ہے۔ دنیا کی دولت کا قدموں میں ڈھیر لگا ہے۔ لیکن آپؐ کے فقر و فاقہ، سادگی و انکساری اور خلوص و محبت کا وہی عالم ہے۔ سرکار دو عالم ہیں۔ مگر لباس مبارک میں اب بھی پیوند لگے ہوئے ہیں۔ دسترخوان کی زینت وہی جَو کی روٹی اور کھجوریں ہیں۔ ایوان شاہی خود اپنے دست مبارک سے تعمیر کردہ مسجد ہے، اس میں بچھی ہوئی چٹائیاں آپؐ کا تخت شاہی ہے، قوم کے ہر اعلیٰ و ادنیٰ کے ساتھ عزت و احترام اور شفقت و عنایت کا یکساں سلوک ہے۔ جاں نثار اور فرمانبردار چشم ابرو کے اشارے پر جانیں نثار کرنے کو ہر وقت حاضر ہیں۔ مگر آپؐ اپنی پاپوش مبارک خود درست فرما لیتے ہیں، پیوند لگے ہوئے کپڑے پہننے میں کوئی عار محسوس نہیں ہوتی۔ دونوں جہاں کے شہنشاہ ہیں مگر گھر کی کل کائنات ایک بوریا اور ایک چارپائی ہے۔ استراحت بھی فرماتے ہیں تو نشان جسم اطہر پر ابھر آتے ہیں، نہ کوئی کر و فر ہے نہ کوئی شان و شوکت ہے، نہ نوکر ہیں نہ چاکر، توکل و قناعت اور فکر و فاقہ کا یہ عالم ہے کہ گھر میں کئی کئی دن تک دھواں اٹھتا نظر نہیں آتا۔ اور فاقوں پر فاقے ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس عالم غربت میں بھی اس شہنشاہ دو عالم کے جود و سخا اور بخشش و عطا کو دیکھئے کہ کوئی سائل در اقدس سے کبھی محروم نہیں جاتا۔ ایسا بھی ہوا کہ کوئی سائل آیا۔ اور گھر میں چند کھجوروں کے علاوہ اور کوئی شے کھانے کو نہ ہوتی تو وہ کھجوریں ہی اس کو عطا کر دیں۔ اور نبیؐ کے گھر میں فاقہ ہی رہا۔

مدینے میں جب دوسرے والیان ملک، امرائے سلطنت یا سفراء آتے ہیں تو اس شہنشاہ عرب کے دربار کو دیکھ کر حیران و ششدر رہ جاتے ہیں، وہ دیکھتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد نبوی میں قیام فرما ہیں، جس کا فرش اور دیواریں کچی ہیں، ستون کھجور کے درختوں کے تنوں کے اور چھت پتوں کی بنی ہوئی ہے۔ لیکن مسجد عبادت گاہ بھی ہے۔ اور ایوان حکومت بھی، تمام ممالک کے وفود بھی یہیں ٹھہرائے جاتے ہیں۔ اور ہر کوئی شیر و شکر نظر آتا ہے فرائض حکمرانی اور آداب جہانبانی بھی یہیں تعلیم فرمائے جا رہے ہیں، علوم دین و شریعت کا دار العلوم بھی یہی ہے۔ اور عدالت بھی یہی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ عدل فرمانے والے تھے۔ ایک روز آپؐ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے۔ کہ ایک شخص آیا۔ اور آپؐ پر جھک گیا۔ آپؐ نے کھجور کی سوکھی شاخ سے جو آپؐ کے دست مبارک میں تھی اسے ٹھوکا دیا، جس سے اس شخص کے منہ پر خراش آ گئی۔ آپؐ نے فرمایا تم مجھ سے قصاص لے لو، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے معاف کر دیا۔ آپؐ کی سیرت مطہرہ کئی ایسے واقعات سے پُر ہے۔ جس سے عدل و انصاف واضح نظر آتا ہے ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم ان واقعات کی روشنی میں اپنے گریبان میں جھانکیں کہ ہم کہاں تک اس سیرت پاک کو اپنا رہے ہیں۔

آپؐ عدل و انصاف کے سلسلے میں پورا پورا خیال فرماتے۔ اس معاملے میں آپؐ نے کسی کے ساتھ ذرہ برابر بھی رعایت روا نہ رکھی۔

آپؐ وہ نبی رحمت ہیں جن کے ذریعہ دونوں جہانوں نے اصلاح اور نجات پائی۔ آپؐ کا ہر عمل، عمل خیر اور ہر قول، قول رحمت تھا۔ آپؐ جانی دشمنوں کو بھی معاف فرما دیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ آپؐ نے اپنی ذات کے حق کے لئے کبھی انتقام نہ لیا، ہاں جب آپؐ کسی حرمت اللہ کی بے حرمتی دیکھتے تو اللہ کے واسطے اس کا انتقام لیتے۔"

غزوہ احد میں کفار نے آپؐ کا دندان مبارک شہید کر دیا، سر اور پیشانی مبارک بھی زخمی کر دی۔ اس حالت میں بھی آپؐ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے جن کا مفہوم یہ ہے کہ "خدایا میری قوم کا یہ گناہ معاف کر دے کیونکہ یہ نہیں جانتے۔"

آپؐ کی شان رحمت یہی تھی کہ دشمن آپؐ کو ایذائیں اور تکالیف پہنچا کر خوش ہوتے اور آپؐ ان کے حق میں دعائیں فرمایا کرتے۔ اور جب بھی ان میں سے کسی کو تکلیف پہنچتی تو آپؐ بے چین و بے قرار ہو جاتے۔ ایک جنگ کے موقع پر بہت سے قیدی گرفتار کر کے لائے گئے۔ جب ننگے قیدی راتوں کو کراہتے تھے تو آپؐ کو بڑی تکلیف محسوس ہوتی تھی۔ آپؐ کی خواہش یہی ہوتی تھی کہ کسی نہ کسی صورت میں یہ قیدی جلد از جلد زر فدیہ دے کر آزاد ہو جائیں۔ یہی قیدی جب آپؐ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ تو عام فاتحین کی جس کا فخر اور مسرت ہونی چاہیے۔ اس کے بجائے۔ ان کا حال دیکھ کر آپؐ کو صدمہ پہنچتا تھا۔

آپؐ کی کامل ذات اقدس میں رحم و کرم اور عفو و درگزر ایسا رچا بسا تھا کہ آپؐ کسی کو تکلیف میں دیکھ ہی نہیں سکتے تھے۔ چاہے وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو۔

قیام مکہ کے سخت ترین دور کا واقعہ ہے کہ ابوجہل نے اپنے گھر کے سامنے ایک کنواں کھدوایا۔ اور اس کو معمولی طور پہ ڈھک کر خود بیمار بن کر اس خیال سے پڑ گیا کہ آپؐ اپنے کامل کردار اور اعلیٰ اخلاق کے سبب جب اس کی بیماری کا حال سنیں گے تو ضرور عیادت کے لئے تشریف لائیں گے۔ بے خبری میں اس کنوئیں میں گر جائیں گے۔ اور اس طرح ابوجہل کا منشا پورا ہو جائے گا۔" چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ جب آپؐ نے اس بدبخت کی علالت کی خبر سنی تو تشریف لے گئے۔ ابھی اس کنوئیں کے پاس قدم مبارک پہنچے ہی تھے۔ کہ جبرائیلؑ حاضر خدمت ہوئے۔ اور عرض کیا کہ حکم الٰہی ہے کہ حضورؐ واپس تشریف لے جائیں۔ جو آپؐ واپس ہونے لگے تو ابوجہل نے حضورؐ کو دیکھ کر از خود وارفتگی میں استقبال کرنا چاہا،

اس عالم خود فراموشی میں کنواں یاد نہ رہا۔ اور وہ خود کنوئیں میں گر گیا۔ تمام کفار مکہ نے رسیاں ڈال کر نکالنا چاہا مگر وہ کنواں قدرت خداوندی سے زیادہ گہرا اور اندھیرا ہو گیا۔ اور ابوجہل کسی صورت نہ نکل سکا۔ بالآخر سب نے مل کر آپؐ سے صورتحال بیان کی۔ اور ابوجہل کو نکالنے کی درخواست کی۔ چنانچہ نبی کریمؐ

باقی صفحہ ۱۲

جب آفتابِ نبوّت طلوع ہوا

مولانا سلیمان احمد عباسی، ٹوبہ ٹیک سنگھ

مبارک ہو کہ رشکِ عالمیں تشریف لے آئے
مبارک ہو کہ نورِ اوّلیں تشریف لے آئے
مبارک! مہبطِ روح الامیں تشریف لے آئے
مبارک! رحمۃ للعالمیں تشریف لے آئے

مبارک ہو کہ روحِ عاشقیں تشریف لے آئے
وہ جانِ سالکین و عارفیں تشریف لے آئے!
مبارک ہو کہ سدرہ کے مکیں تشریف لے آئے
مبارک ہو حسینوں کے حسیں تشریف لے آئے

مبارک، قاسمِ علم و حکم تشریف لے آئے
مبارک، قائد و فخر الامم تشریف لے آئے
مبارک، ذاکرِ لوح و قلم تشریف لے آئے
مبارک، فاتحِ بابِ ارم تشریف لے آئے

مبارک، داعیِ راہِ ہدیٰ تشریف لے آئے
مبارک، شافعِ روزِ جزا تشریف لے آئے
مبارک، صاحبِ جود و سخا تشریف لے آئے
مبارک ہو کہ محبوبِ خدا تشریف لے آئے

امامِ مرسلاں آئے، نبیّ الانبیاء آئے
وہ فخرِ ہادیاں آئے، وہ نازِ اولیاء آئے
مجسّم نور آئے اور سراپائے ہدیٰ آئے
وہ خیر الخلق و برتر از ہمہ بعد از خدا آئے

مبارک، مصدرِ انوارِ شمس و بدر آئے ہیں
مبارک ہو کہ بزمِ شش جہت کے صدر آئے ہیں
وہ جن کے سامنے ہے ہر کبھی بے قدر آئے ہیں
مبارک ہو کہ سالارِ حنین و بدر آئے ہیں

وہ آئے جن کی محنت سے ملی ایمان کی دولت
وہ آئے جن کی برکت سے ملی قرآں کی حکمت
وہ آئے جن کی رحمت سے ہوئی رحمٰن کی رحمت
وہ آئے جن کی عظمت سے بڑھی انساں کی عظمت

وہ آئے جو تمنائے دلِ موسےٰ و آدم ہیں
وہ مرہونِ کرم جن کی سبھی اقوامِ عالم ہیں
وہ اشرف ہیں، وہ اجمل ہیں، وہ احسن ہیں، وہ اکرم ہیں
جو پوچھو مرتبہ ان کا، تو وہ واللہ اعلم ہیں

مبارک صد مبارک صاحبِ قرآن آئے ہیں
وہ مصداقِ نحستِ "عَلَّمَ القرآن" آئے ہیں
مبارک ہو، وہ یکرا امتیازی شان آئے ہیں
بنانے کے لئے، انسان کو انساں آئے ہیں

مبارک، آ گئے وہ باعثِ تخلیقِ انسانی
وہ ہیں ایوانِ ہست و بود کے طغرائے پیشانی
بیانِ وصفِ عالی شاں برون از حدِ امکانی
مبارک، آ گئے وہ صاحبِ شانِ ہمہ شانی

وہ آئے عالمِ امکان پہ جن کا تفضّل ہے
وہ جن کا نطقِ ایماں کے لئے وجۂ تحمّل ہے
وہ جن کی شان کا اِدراک برتر از تعقّل ہے
کہ شاکی نارسائی کا پرِ مرغِ تخیّل ہے

وہ آئے ختم جن پر علم ممکن للبشر واللہ
وہ جن پر ختم عصمت اور نبوت سر بسر واللہ
فدا جن پر علی، عثماں، ابوبکر و عمر واللہ
وہ ہیں خیر البشر واللہ، وہ ہیں فخر البشر واللہ

وہ آئے تو شہ چیں جن کے سبھی جن و بشر واللہ
مدارج کی کسی کو ہو نہیں سکتی خبر واللہ
کلامِ سرمدی شاہد ہے جن کی مدح پر واللہ
وَمَا ضَلَّ، وَمَا یَنْطِقُ، وَمَا زَاغَ الْبَصَر واللہ

مبارک ہو تجھے سلطان توصیف و ثنا اُن کی!
ملے ہر دم ضیاء ان کی، عطا اُن کی، لقا اُن کی
زہے قسمت تجھے حاصل ہے، نسبت سدا اُن کی
شفاعت ہو مقدّر میں ترے روزِ جزا اُن کی!

مبارک ہو کہ رشکِ عالمیں تشریف لے آئے مبارک ہے
مبارک ہو کہ نورِ اوّلیں تشریف لے آئے مبارک

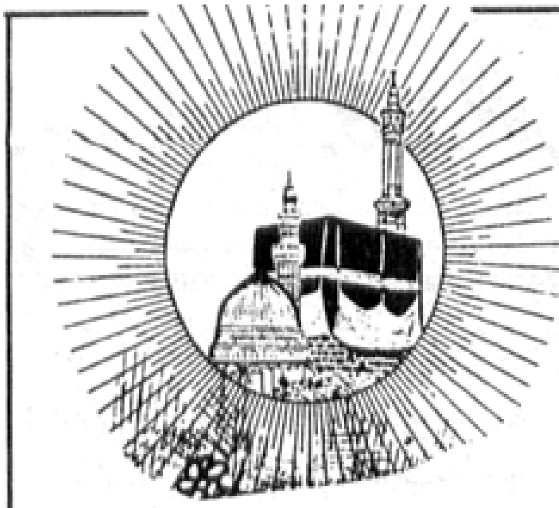

تاجدارِ ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ اور کتب سابقہ کی پیشنگوئیاں

ولادت کے معنی ہے پیدائش اور بعثت کے معنی ہیں. نبی اور رسول بنا کر بھیجنا. قرآن مجید میں جگہ جگہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا ذکر بعثت کیا تھ کیا گیا ہے بعثت سے پہلے جو آپ کا کردار تھا وہی بعد میں تھا

۔۔ بعثت کے متعلق پیشن گوئیاں ۔۔

بعثت نبوی کے زمانے میں حبش کے تخت پر اصحمہ نامی بادشاہ متمکن تھا۔ بارگاہ رسالت کے سفیر حضرت عمرو بن امیر الضمری نے مکتوب گرامی پیش کرتے ہوئے پر اثر تقریر کی۔ جواب میں نجاشی سفیر رسالت سے مخاطب ہو کر بولا "عمرو" بخدا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے ہی برگزیدہ پیغمبر ہیں جن کی آمد کا ہم اور یہود انتظار کر رہے ہیں. بے شک جس طرح حضرت موسیٰ نے حضرت عیسیٰ کی بشارت دی تھی اسی طرح حضرت عیسیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی ہے۔ دونوں میں سر مو فرق نہیں ہے.

مکتوب گرامی اور قیصر روم

حضرت دحیہ کلبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی لیکر اور قیصر کے پاس پہنچے قیصر کے سامنے جب نامہ مبارک پیش ہوا تو اس نے حکم دیا کہ عرب کا کوئی شخص مل سکے تو لایا جائے۔ اتفاق سے بیت المقدس کے قریب "غزہ" میں قریش مکہ کے تاجروں کا ایک قافلہ مقیم تھا۔ امیر قافلہ ابو سفیان تھے۔ قیصر نے ان سے سوالات کیے۔ ابو سفیان سے جوابات سننے کے بعد قیصر نے کہا۔

نبی موعود کی یہی علامتیں ہمیں بتلائی گئی ہیں۔ مجھے یقین تھا کہ عنقریب ایک نبی ظہور ہونے والا ہے مگر یہ خیال نہ تھا۔ کہ وہ عرب میں ہوگا۔

اگر تم جھوٹ نہیں بولا تو ایک روز وہ اس جگہ کا جہاں میں بیٹھا ہوں۔ ضرور مالک ہو جائے گا۔ اے کاش میں ان کی خدمت میں پہنچ سکتا تو ان کے پاؤں دھوتا۔

قیصر نے ابو سفیان سے جو بات چیت کی تھی اہل دربار اس سے سخت مشتعل ہوئے۔ فرمان رسالت کے پڑھے جانے پر اور بھی برہم ہو گئے۔

قیصر نے یہ رنگ دیکھ کر حضرت دحیہ سے کہا کہ "اگر مجھے اپنے لوگوں سے اپنی جان کا خوف نہ ہوتا تو میں ضرور تمہارے

تحریر: محمد اقبال حیدر آباد

نبی کی اتباع کرتا وہ بلاشبہ وہی نبی ہیں۔ جن کے ہم منتظر تھے۔" ہر چند قیصر کے دل میں نور اسلام جلوہ فگن ہو چکا تھا۔ مگر تخت و تاج کی محبت میں وہ روشنی بجھ کر رہ گئی۔

(قیصر روم کا جوابی خط)

بحضور رسول اللہ، جن کے ظہور کی بشارت عیسیٰ نے بھی دی۔ من جانب قیصر روم۔

حضور کا فرمان آپ کے سفیر کے توسل سے موصول ہوا۔ میں آپ کے رسول ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔ آپ کے ظہور کی بشارت عیسیٰ بن مریم نے انجیل میں دی میں نے اپنی ساری رومی رعیت کو آپ پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اگر وہ آپ پر ایمان لے آتے تو ان کے حق میں بہتر تھا

حضور.... کاش! میں آپ کی خدمت میں باریاب ہو سکوں۔ اور آپ کے پاؤں دھوؤں۔

ابو سفیان کی ایک طویل روایت منقول ہے جس میں ابن ناطور حاکم بیت المقدس کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے کہ قیصر جب بیت المقدس آیا۔ تو ایک روز صبح کو گھبرایا ہوا اٹھا۔ ایک شخص نے پریشانی کا سبب پوچھا تو قیصر نے کہا۔ "آج کی رات میں نے ستاروں کو دیکھا تو معلوم ہوا مختون قوم (ختنہ کرنے والی) کا بادشاہ تمام ممالک پر غالب آنے والا ہے۔ اس کے بعد اپنے ایک درباری کو جو علم نجوم کا ماہر تھا۔ خط میں یہ کیفیت لکھ کر بھیجی۔ اس نے قیصر کی تائید کرتے ہوئے لکھا کہ "ایک نبی کی بعثت ہو چکی ہے. وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً نبی ہیں۔

(صحیح بخاری ج ا ص ۵ تاریخ طبری ج ۳)

تاریخ طبری میں ہے کہ قیصر جب شام سے قسطنطنیہ واپس ہونے لگا۔ تو اس نے ایک مرتبہ پھر اہل دربار کو سمجھایا کہ "تم یہ بات اچھی طرح جانتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہماری مقدس کتابوں میں موجود ہے اور انکی جو صفات بیان کی گئی ہیں ان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نبی موعود جن کا ہمیں انتظار تھا وہ یہی ہیں۔! اسلئے بہتر یہی ہے کہ ہم ان کی پیروی اختیار کرلیں۔ تاکہ ہماری دنیا اور آخرت محفوظ ہو

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

جائے۔

پاپائے روم کے نام :۔

ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت دحیہؓ کو قیصر کے پاس روانہ فرمایا تھا تو ساتھ ہی روم کے پاپائے اعظم (سب سے بڑا مذہبی پیشوا) ضغاطر کے نام بھی ایک مکتوب ہدایت ارسال فرمایا تھا۔

پاپائے اعظم نے فرمانِ رسالت کو دیکھ کر سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کی اور کہا "بے شک یہ نبی برحق ہیں" اور پادری نے حضرت دحیہؓ کو خط دیا کہ یہ اپنے حضرت کو دے دینا اور میرا سلام عرض کرنا۔ اور آپ سے عرض کرنا کہ بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ میں آپ پر ایمان لاتا ہوں اور آپ کی تصدیق کرتا ہوں اور میں نے آپ کا اتباع کیا۔ ہم ان کی صفات سے اور ان کے نام سے بھی واقف ہیں۔

نائب السلطنت مصر کے مقوقس کے نام مکتوب گرامی اور جوابی تاثرات

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب بن ابی بلتعہؓ کو اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس کے پاس نامہ گرامی دیکر بھیجا۔ مقوقس نے گرامی نامہ کو چوما اور حضرت حاطبؓ کا اکرام کیا۔ جواباً مقوقس نے مندرجہ ذیل خط لکھوایا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد بن عبداللہ کے نام، مقوقس عظیم قبط کی طرف سے

سلام ہو آپ پر۔ اما بعد :۔ میں نے آپ کا مکتوب پڑھا اور اس میں جو کچھ آپؐ نے ذکر فرمایا ہے اور جس بات کی طرف آپؐ بلاتے ہیں۔ اس کو سمجھا مجھے معلوم ہے کہ ایک نبی باقی ہے مگر مرا گمان تھا کہ اس کا خروج شام میں ہوگا۔ میں نے آپ کے قاصد کی عزت و تکریم کی۔ آپؐ کیلئے دو کنیزیں بھیجی ہیں جن کا قبط (مصر کی قوم) میں بلند مقام ہے۔ یعنی یہ لڑکیاں نہایت معزز خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ میں نے آپ کیلئے خلعت (کپڑے)، اور سواری کیلئے ایک خچر تحفے کے طور پر بھیجے ہیں اللہ تعالیٰ آپ پر سلامتی نازل فرمائے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ جو ایک جلیل القدر صحابی ہیں، فہم و فراست عقل و دانش اور تدبیر و سیاست کے لحاظ سے عرب کے ممتاز ترین مدبرین میں شمار ہوتے ہیں۔ اور اپنے غیر معمولی دل و دماغ کے سبب سے مغیرۃ الرائے کہلاتے تھے انہوں نے اسلام کی بڑی بڑی سیاسی اور جنگی خدمات انجام دیں۔ ہیں اپنے قبول اسلام کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔

"میں قبول اسلام سے پہلے ایک مرتبہ مقوقس کے دربار میں گیا۔ مقوقس نے مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت دریافت کیا کہ "ان کا خاندان کیا ہے؟ میں نے کہا عالی خاندان" مقوقس بولا پیغمبر ہمیشہ عالی خاندان ہی ہوا کرتے ہیں۔ پھر بولا "تمہیں ان کی صداقت کا بھی کچھ تجربہ ہے؟" میں نے کہا وہ ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔ اس لیے مخالفت کے باوجود ہم لوگ ان کو صادق اور امین سمجھتے ہیں۔ مقوقس نے کہا جو شخص انسانوں سے جھوٹ نہیں بولتا۔ وہ خدا پر کیسے جھوٹ بول سکتا ہے ان کے پیرو کس قسم کے اشخاص ہیں۔؟ اور یثرب کے یہودی ان کے متعلق کیا خیال کرتے ہیں۔؟ میں نے جواب دیا کہ "ان کے پیرو کثرت سے غریب اور مسکین لوگ ہیں۔ یہودی ان کے سخت مخالف ہیں۔ مقوقس بولا "پیغمبروں کے پیرو ابتداً غریب لوگ ہی ہوا کرتے ہیں۔ وہ ضرور خدا کے پیغمبر ہیں۔ اور تمام دنیا کو خدا کا پیغام پہنچانے آئے ہیں۔ یہودی رشک و حسد کی وجہ سے مخالفت کرتے ہیں ورنہ انہیں ان کی صداقت کا یقین ہے اور وہ بھی ہماری طرح ایک نبی کے منتظر ہیں۔ جن کی صفات توراۃ میں موجود ہیں۔ حضرت مسیحؑ کی تعلیم بھی یہی ہے کہ ان کی پیروی کرنا ضروری ہے ان کی جو صفات تم نے بیان کی ہیں۔ انبیاء سابقین علیہم السلام کے بھی یہی اوصاف تھے اگر قبطیوں اور رومیوں تک ان کا اثر پہنچا تو بالآخر انہیں بھی ان کی پیروی کرنا پڑے گی۔

حضرت مغیرہؓ کہتے ہیں کہ "میرے دل پر مقوقس کی ان باتوں کا بڑا اثر ہوا۔ مصر سے واپسی میں حسن اتفاق سے میری ملاقات ایک بڑے عیسائی عالم سے ہوگئی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تمہیں کسی نبیؐ کے آنے کا انتظار ہے! اگر ہے تو اس کی صفات تورات، انجیل میں کیا ہیں!

عیسائی عالم نے میرے سوال کے جواب میں مجھے تفصیل سے بتلایا کہ۔

بے شک ہمیں ایک نبی کی آمد کا انتظار ہے وہ خدا کا آخری پیغمبر ہوگا۔ ہمیں مسیحؑ نے تعلیم دی ہے کہ جب وہ ظاہر ہوں تو ان کی پیروی کریں۔ وہ نبی امی اور عربی ہوں گے انکا نام "احمد" ہوگا ان کا حلیہ اور صفات یہ ہوں گی۔

درمیانہ قد، بڑی آنکھیں اور ان میں سرخی کے ڈورے ہوں گے۔ رنگ سرخ و سفید ہوگا۔ موٹے کپڑے استعمال کریں گے۔ اور معمولی غذا تناول فرمائیں گے۔ بڑی سے بڑی طاقت کا بھی خوف نہ کھائیں گے۔ ان کے مقابلے میں جو آئیگا وہ بھی اس کا مقابلہ نہ کریں گے۔

ان کے اصحاب ان کے ادنیٰ اشارے پر جان فدا کرنے کیلئے تیار ہوں گے۔ ان کو اپنی اولاد ماں باپ اور بھائیوں سے بھی زیادہ عزیز سمجھیں گے۔ ایک حرم سے دوسرے حرم میں قیام کریں گے جس کی زمین پتھریلی ہوگی۔ اور وہاں کھجوروں کے درخت کثرت سے ہوں گے۔ ان کا دین دین ابراہیمی ہوگا۔ مشکروں کی وضع اختیار نہ کریں گے ان کی بعثت عام ہوگی۔

کل زمین ان کیلئے جانماز ہوگی۔

حضرت مغیرہؓ کا بیان ہے کہ ان باتوں نے میرے دل پر اتنا اثر کیا کہ میں خدمت اقدس میں حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوگیا۔

دوشنبہ (پیر) کا دن تھا۔ اور تاریخ ۹ ربیع الاول ۱۲ قبل ہجرت / ۱۲ فروری ۶۱۰ء تھی۔ آپؐ حسبِ معمول جبل حرا کے غار میں جواب جبل نور کے نام سے مشہور ہے اور جس کا ترجمہ بائبل میں فاران آیا ہے۔ حکیمانہ تفکر و جذبہ کے عالم میں تھے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے رُوح الامین تعارف کی خاطر حسن مآب حرا میں ظہور پذیر ہوئے اور فرمایا

محمدؐ! مژدہ قبول فرمائیے آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول اور میں جبرئیلؑ ہوں قرآن مجید کا نزول کا آغاز نبوت کے پہلے سال یعنی ۱۸ رمضان المبارک ۱۲ قبل ہجرت ۱۴ اگست ۶۱۰ء کو ہوا۔

تشریف لائے۔ کنواں اونچا ہوگیا۔ اور بغیر رسی

کہ آپؐ نے اپنے دست مبارک سے ابوجہل کو نکال لیا۔ اور وہ بدبخت کو رنظر یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔

اسلام سے قبل عورتیں قعرِ مذلت میں گھری ہوئی تھیں۔ آپؐ کی تشریف آوری سے اس ذلیل و مظلوم گروہ کی وہ حق رسی ہوئی کہ دنیا کے کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ آپؐ نے عورت کو عزت و احترام کے دربار میں مردوں کے برابر جگہ دی۔ اگر اب بھی اس گروہ میں سے چند نادان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیئے ہوئے احترام سے زیادہ احترام مانگتے ہیں تو یہ ان کے لئے سراسر نقصان دہ ہوگا۔ کیوں کہ جس انسان کامل اور اس کائنات کے آخری رہبر نے جو جو حقوق عطا کیے ہیں۔ یہی تا قیامت رہیں گے۔ اس سے زیادہ بہتر حقوق شریعت مطہرہ کے علاوہ کہیں نہیں مل سکتے۔ اور ہماری بہتری بھی اسی مقدس شریعت کے قوانین وحقوق میں ہے۔

آپؐ چونکہ کامل انسان تھے تو دوسری صفات کے ساتھ ساتھ شجاعت و قوت عزم و استقلال میں بھی سب سے فائق تھے۔ آپؐ کی شجاعت کا رنگ اس واقعہ سے جھلک رہا ہے۔ ایک رات مدینہ منورہ کے لوگ ڈر گئے۔ اور شور و غل برپا ہوا۔ گویا کوئی چور یا دشمن آیا ہے۔ آپؐ نے حضرت ابوطلحہؓ کا گھوڑا لیا۔ جو سست رفتار تھا۔ اور سرکش تھا۔ آپؐ اس کی پیٹھ پر بغیر زین کے سوار ہوگئے۔ اور تلوار آپؐ سے لٹکائے ہوئے اکیلے ہی جنگل کی طرف تشریف لے گئے، جب لوگ اس آواز کی طرف گئے تو آپؐ ان کو راستے میں واپس آتے ہوئے ملے۔ آپؐ نے ان کو تسلی دی کہ ڈرو مت اور گھوڑے کی نسبت فرمایا کہ ہم نے اسے دریا کی مانند تیز رفتار پایا۔

غزوات میں جہاں بڑے بڑے دلاور بھاگ جایا کرتے تھے۔ آپؐ وہاں ثابت قدم رہا کرتے تھے، چنانچہ جنگ احد میں جب مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی تو آپؐ کوہِ استقامت اپنی جگہ قائم رہے۔ اور دشمنوں پر تیر پھینکتے رہے جب کمان پارہ پارہ ہوگئی تو سنگ اندازی شروع کی۔ ایک صحابیؓ کہتے ہیں "ہم میں سب سے بڑا بہادر وہ سمجھا جاتا تھا۔ جو لڑائی میں آپؐ کے ساتھ کھڑا ہوتا"۔ آپؐ ہر لحاظ سے کامل و اکمل انسان تھے۔ ہم زندگی کے جس شعبے میں رہنمائی حاصل کرنا چاہیں تو اس کا کامل نمونہ آپؐ کی ذات اقدس میں موجود ہے۔ اور ہماری فلاح بھی اطاعتِ رسولؐ میں مضمر ہے۔

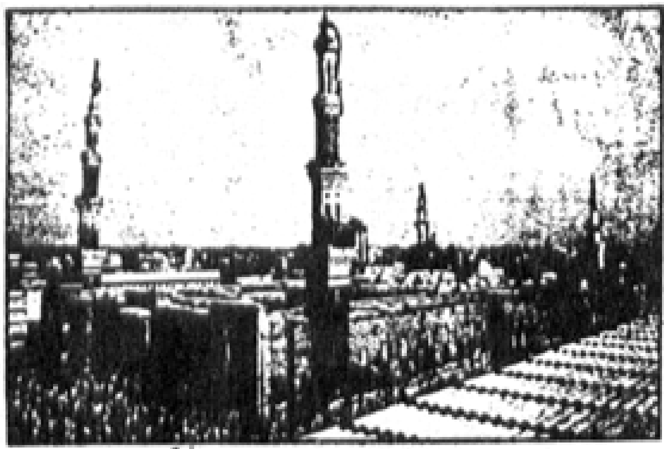

تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کی عرب میں بعثت کیوں؟

اعجاز ایم شیخ ۔ گمبٹ خیرپور

عام طور پر ایک سوال ہمارے ذہن میں گردش کرتا ہے کہ ساری دنیا کی پیغمبری کے لئے عرب ملک، عربی زبان اور ایک قریشی ہاشمی کا انتخاب کیوں کیا گیا اگر ہم ڈیڑھ ہزار برس پہلے دنیا کا نقشہ اور اس کی مختلف قوموں کی تاریخ سامنے رکھیں تو بڑی آسانی سے ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ ساری دنیا کی پیغمبری کیلئے ملک عرب، عربی زبان اور ایک قریشی ہاشمی کا انتخاب کس لئے کیا گیا۔ اس سوال کا جواب چند حقائق پر مبنی ہے

(۱) عرب کا ملک ایشیا اور افریقہ کے بالکل وسط میں واقع ہے۔ یورپ بھی یہاں سے قریب ہے۔ بالخصوص اس کا وہ جنوبی حصہ جس میں اس زمانے کی متمدن قومیں آباد تھیں عرب سے تقریباً اتنے ہی فاصلے پر واقع ہے جیسے ہندوستان اور پاکستان۔ اس مخصوص جغرافیائی حالت کی وجہ سے عالم گیر پیغمبری کے لئے اس وقت عرب ہی موزوں ترین مقام تھا۔

(۲) اس زمانے کی تمام قوموں میں عرب قوم ہی چند ایسے عادات، خصائل اور امتیازی اوصاف اپنے اندر رکھتی تھی۔ جو اتنے بڑے کام کے لئے ضروری تھی۔ مثلاً اس قوم کا دل و دماغ صاف اور زندگی سادہ تھی اور کسی فلسفہ اور کسی نظام فکر اور کسی تمدن کی جڑیں۔ اس کے دل و دماغ کی زمین پر جمی ہوئی نہ تھیں۔ جن کا اکھڑنا اور ان کی جگہ نئے فلسفے اور نئے تمدن کو جمانا مشکل ہوتا۔ یہ قوم کسی سیاسی نظام کی بندش میں جکڑ بند نہ ہونے اور غلامی کی ہوا سے بھی محفوظ ہونے کی وجہ سے بڑی حوصلہ مند بہادر، عزم و ہمت کی مالک، نہایت خوددار، شجاعت پسند اپنی بات کی پکی، بے حساب قربانیاں کرنے والی، سخت جفاکش اور مشکلات سے کبھی منہ نہ موڑنے والی اور اپنی فطرت میں نہایت قابل اور تابناک جوہر رکھنے والی تھی۔ اس قوم کی شجاعت و بہادری کا یہ حال تھا کہ جس وقت پورا عالم قیصر و کسریٰ کا محکوم اور غلام تھا عرب اس وقت بھی باوجود اپنی بے سروسامانی کے کسی کے محکوم نہ تھے۔ جرأت کا یہ حال تھا کہ عرب کے ادنیٰ تقریبات کرتے وقت کسی بڑے بادشاہ سے مرعوب نہ تھے۔ اس قوم کی سخاوت و ایثار کا یہ حال تھا کہ ایک مہمان کی خاطر سالم اونٹ ذبح کر ڈالتے تھے اس قوم کے ان خداداد جوہر پر تاریخ گواہ ہے۔ اس قوم عرب نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی خداداد صلاحیتیں اور جواہر کو استعمال کرکے جو کچھ دنیا میں کرکے دکھایا وہ ہمارے اس بیان کا واضح ثبوت ہے۔

(۳) اس کے علاوہ اس قوم کے پاس نہایت اعلیٰ ترقی یافتہ زبان تھی۔ جو کسی عالمگیر اصلاحی انقلاب کا ذریعہ بننے کے لئے اس وقت کی تمام زبانوں سے زیادہ صلاحیت رکھتی تھی۔ اور آج بھی اس کی یہ خصوصیت موجود ہے۔ کسی غیر عربی کی دان کے لئے اس عربی زبان کی اس خصوصیت کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ لیکن عربی دان حضرات خوب جانتے ہیں کہ اس عربی زبان میں کس بلا کی طاقت ہے اور کسی دعوت کی ترجمان اور ذریعہ تبلیغ بننے کی کتنی اعلیٰ صلاحیت موجود ہے۔

(۴) اس کے علاوہ عرب قوم اور خاص طور پر قریش ایک اعلیٰ حسب و نسب رکھتے تھے۔ اور اس قوم میں نسب دانی کا اس درجہ اہتمام تھا کہ انسانوں سے گذر کر گھوڑوں تک کے نسب یاد رکھے جاتے تھے۔ یہ بھی یاد رکھا جاتا تھا کہ کون آزاد عورت کے بطن سے ہے اور کون باندی سے پیدا ہوا۔ اس لحاظ سے ضروری تھا کہ عالم گیر نبوت کا داعی اپنے حسب و نسب میں پورے عالم میں پاکیزہ اور بلند معیار کا ہو۔ خاتم النبیین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قریشی ہاشمی ہونا۔ ان کے حسب نسب کی مکمل بلندی ہے۔ اس لئے قیصر روم نے کہا پیغمبر ہمیشہ شریف خاندان میں ہوتا ہے۔ اور یہ خاندانی شرافت اور یہ حسب و نسب کی بلندی ہے اور اس کی نبوت کی نشانی ہے۔

(اعجاز احمد ایم ۔ شیخ گمبٹ (خیرپور میرس)

اسند ھ)

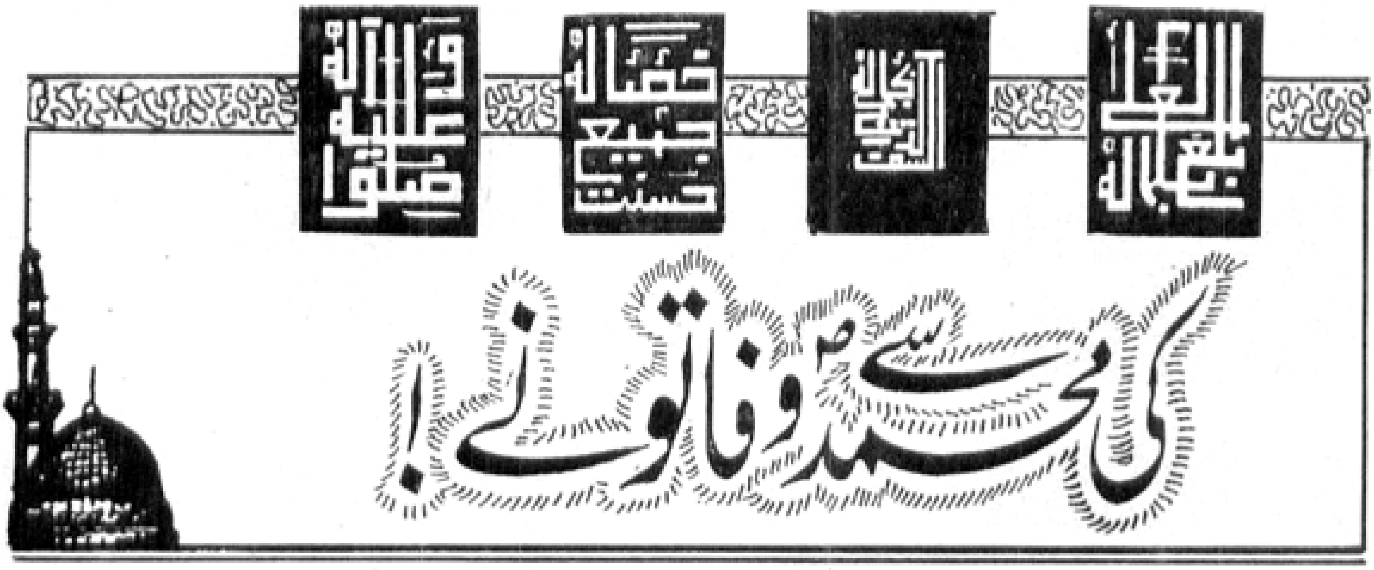

کی محمدؐ سے وفا تو نے !

یہ چھٹی صدی عیسوی کی بات ہے کہ جب ایقان و ایمان کے تمام ضیا بخش چراغ بجھ چکے تھے۔ ضمیر انسانیت کفر و شرک اور تمرد و سرکشی کی بادِ سموم سے جھلس چکا تھا اخلاقی اقدار کا جنازہ نکل چکا تھا۔ شرافت کالعدم، سچائی زین روز، قانون معطل، صداقت شل، کرپشن کا عروج اور جھوٹ کا بول بالا تھا ـــــ انسانیت کی بیچارگی خالقِ کائنات کے جذبہ ترحم کو مائل بہ کرم کرنے کا باعث ہوئی۔ اور فاران کی چوٹیوں سے وہ سراجِ منیر طلوع ہوا۔ جس نے قلب انسانی کی تاریکیوں اور ظلمتوں کو اجالوں میں بدل کر رکھ دیا۔ حرا سے وہ چاند ابھرا جس کی ضو فشانی نے عالم اکناف و اطراف کو روشن کر دیا۔ انسانیت کی وہ صبح سعادت طلوع ہوئی۔ جس کی روشنی میں زندگی نے اپنے خد و خال درست کئے ـــ سید الکونین رحمۃ للعالمین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نظام حق کی صبح درخشاں سے مطلع تہذیب کو روشن کر کے بین الاقوامی دورِ تاریخ کا افتتاح کیا۔ آپؐ نے باطل کے طلسم کو توڑا، اللہ سے رشتہ جوڑا، تلوار بھی دی۔ قرآن بھی دیا، دنیا عطا کی، عقبیٰ بھی، مرنے کو شہادت فرمایا، جینے کے طریقے سکھائے، مظلوموں کی فریاد رسی، مجبوروں کی غمخواری کی۔ زخموں پر مرہم رکھے، بے چین دلوں کے کام آئے، اکرام و عطا کی بارش کی، اخلاق کے موتی برسائے، لوگوں کو راہ ہدیٰ دکھائی، فقیروں کو بادشاہی دی۔ بے زبانوں کو زبان بخشی، بے نگاہوں کو خوش نگاہی دی، بے رداؤں کو ردا دی، بے گھروں کو جہاں پناہی دی، ذرّے ذرّے کو رانائی دی، دنیا کو پارسائی دی، عورت کو حیا کی چادر دی، بے تاج سروں کو شہرت کی دستار دی، مردہ دلوں میں ابدی زندگی کی روح پھونک دی۔ اندھوں کو آنکھیں، بہروں کو کان، غافل کو دل اور مُردوں کو مسیحائی دی۔ عادلانہ طرزِ حیات کی بنیاد رکھی، استقامت عمل، بلند حوصلگی، فراخدلی، ایفائے عہد اور رواداری کی تعلیم دی، محاسبہ نفس تصورِ آخرت، برائی سے نفرت اور اچھائی کی ترغیب دی، انفس و آفاق کے احوال کا تجزیہ کرنے کا سبق دیا۔ گم گشتہ راہ انسان کو صراطِ مستقیم پر گامزن کیا، جاہل اور متکبر غنیم کو سمجھایا۔ زنگ آلود دلوں کو

رانا خالد علی بی ایس سی جھنگ

صیقل بنایا، گرتے ہوؤں کو سربلند فرمایا، پوری انسانیت کو عالمگیر مساوات، باہمی اخوت کا پیغام دیا۔ اکل حلال، صدق مقال، اور صبر و توکل کا درس دیا۔ انسان کو پرسکون اور باوقار مزاج عطا کیا۔ ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ، طلحہؓ و زبیرؓ، خالدؓ و معاذؓ جیسے معیاری انسان تیار کئے۔ انسانی حقوق کا لاثانی چارٹر عطا کیا۔ آپؐ نے انسانیت کو اس کے منتہائے کمال تک پہنچایا۔ الحاصل ختم المرسلین، باعث تکمیل دین محبوب رب العالمین، کی سیرت ایک فرد کی سیرت نہیں بلکہ ایک انسان ساز کی روداد ہے۔ سرور عالم بنیاد کرم، سلطان حرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت غار حرا سے لیکر غار ثور تک، حرم کعبہ سے لیکر طائف تک، امہات المومنینؓ کے حجروں سے لیکر میدانہائے جنگ تک ہر طرف پھیلی ہوئی ہے

آج امت مسلمہ کو درپیش مسائل سیرت النبیؐ سے ناآشنائی کا نتیجہ ہے۔ عظیم عالمی راہنما، عرب و عجم کے نجات دہندہ، شرف انسانی کے ضامن، کائنات انسانی کے روحِ رواں، آفاقی پیغام دینے والے پیغمبر کی امت ذلیل و خوار کیوں ہو رہی ہے؟ اس کا سبب یہ ہے کہ ہم نے جادۂ مصطفےٰ پر چلنا چھوڑ دیا ہے۔ ہم نے آستانۂ رسالت سے انحراف کیا ہے۔ ہم نے سرورِ عالم کے عطا کردہ فلاحی و بہبودی نظام سے روگردانی کی ہے۔ آج امت مرحومہ، ملت محرومہ کیوں ہے؟ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لئے اپنے نبیؐ کی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا ہے ـــ جب ہم نے عشق کے زبانی دعووں اور کھوکھلے نعروں سے اپنے آپ کو مطمئن کر لیا ہے۔ اور سنت نبوی سے دستبردار ہو گئے۔ جب ہم نے غیروں کے طریقوں اور اصولوں کو معیار زندگی بنایا۔ جب ہم نے اپنے لمحات زندگی کو پرسکون بنانے کے لئے تہذیب نو کی گود میں پناہ تلاش کی۔ جب ہم نے امامت عالم کا تاج اپنے سر سے اتار کر روس اور امریکہ کے سر پر رکھ دیا۔ تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اسلامی ممالک کی قسمت کے فیصلے وائٹ ہاؤس میں طے ہونے لگے۔ ہمارے طلباء کا نصاب آکسفورڈ سے چھپ کر آیا۔ ہماری بچیوں کے سر کے بالوں کا طول پیرس کے قحبہ خانوں میں طے ہوا۔ ہمارے پروفیسروں نے اپنی گفتگو کے موضوعات نیوز ویک سے مستعار لئے، اور یوں ذلت و رسوائی ہمارا مقدر ٹھہری، جب بوریا نشین نبیؐ کی

امت تخت نشینی پر لڑنے لگے تو پھر سپین سے اسلامی پرچم اتر گیا۔ بغداد تاخت تاراج ہوا۔ مشرقی پاکستان الگ ہو گیا۔ اسلامی فتوحات رک گئیں۔ اسرائیلی دیو اپنے سپر پر امریکیوں کی مدد سے عربوں کو نگلنے کی کوشش کر رہا ہے بیروت لبنان میں اسلامی خون ندیاں بہہ رہی ہیں۔ روس افغانستان پر بم برسا رہا ہے۔ دلی کی مساجد کے مینار عظمت رفتہ کو پکار رہے ہیں۔ کیا یہ ایمان کی کمزوری نہیں ہے کہ شہنشاہوں کے گریبانوں سے کھیلنے والے آج اپنے گریبان کے تار خود کھینچ رہے ہیں۔

جو اقوام جہاں کی تقدیریں بدل دیا کرتے تھے آج وہ خود تباہ ہیں۔ آج لاریب کتاب کی وارث قوم، افتراق و اختلاف کی کڑی دھوپ میں اپنے روشن مستقبل کی منتظر ہے۔

مسلمانو! نبیؐ سے محبت کے زبانی دعوے اور وفا کے خود ساختہ پیمانے درگاہ مصطفیٰؐ میں بالکل بے کار ہیں یاد رکھئے ہمارا استحکام اپنے خود ساختہ افکار میں نہیں۔ بلکہ اسوۂ رسول پر عمل کر کے ہی گروہی، علاقائی، تعصبات کو کچلا جا سکتا ہے اور یہ اس وقت ممکن ہے کہ جب ہر سیاستدان کی سیاست کا مدار، ہر مقرر کی تقریر کا نقطۂ نظر، ہر معلم کی تدریس کا مرکز قرآن و سنت ہو۔ اور علماء متفق ہو کر اسلامی نظریات کا پرچار کریں۔

عظمت اسلام کے محافظو! کیا تمہارے پاس اسوۂ رسولؐ ہے؟ اگر ہے تو گمراہی کے عمیق گڑھوں میں کیوں گر رہے ہو؟ اگر نہیں ہے تو کہاں گم کر آئے ہو، اسے تلاش کرو، اپنے کردار کو سنوارو، نکھارو، اگر انسانیت کی جھولی میں فلاح و اصلاح و امن و سکون کے موتی ڈالنا چاہتے ہو تو اسوۂ مصطفےٰؐ پر عمل کرو۔ آئیے دلوں کو عشق مصطفےٰ سے آباد کریں۔ آئیے ناموس رسالت کی عظمتوں کو افکار میں بسا کر غلبہ حق اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے جدوجہد کریں۔ آئیے! نبیؐ کے دامن رحمت میں زندگی گذارنے کا تہیہ کریں

محمدؐ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے

صادق علی زاہد ننکانہ صاحب

حضرت خاتم النبیینؐ نے فرمایا جس کے پاس دنیا ہو، دین نہ ہو اس کے پاس کچھ نہیں اور جس کے پاس دین بھی ہو لیکن میری محبت نہ ہو اس کے پاس بھی کچھ نہیں۔ تاریخ اسلام شاہد ہے کہ کوفیوں کے پاس علم کے خزانے تھے۔ حضرت علیؓ نے اپنی کوفہ میں خلافت کے دوران انہیں دین اسلام کی باریکیوں سے آگاہ کر دیا تھا کوفیوں کی دین کے بارے میں باریک بینی کا یہ عالم تھا کہ اگر کسی کے پانی والے پیالہ میں مچھر گر جاتا تو وہ مفتی کے پاس پہنچ جاتا کہ اس پانی میں مچھر گر گیا ہے جو کہ حرام ہے آپ مجھے یہ بتایئے کہ یہ پانی پینے کے قابل ہے یا اس کو بہا دوں؟

دین اسلام کا اتنا زیادہ علم ہونے کے باوجود ان کے دلوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آلؓ اور

باقی صفحہ ۲۱ پر

تمہیں محمدؐ کا عشق اب بھی پکارتا ہے

سنو محمدؐ کا نام نامی زبان اپنی پر لانے والو
اُسی کے صدقے سے ملنے والی کتاب ہستی بجانے والو
اُسے حوادث میں رُلانے والو
اُسے محبت جتانے والو
مگر محمدؐ کے دشمنوں سے محبتوں کو بڑھانے والو
تمہارے اندر نبیؐ کی اُلفت کی اک رمق بھی نہیں رہی ہے!
تمہارے چہرے پہ اُس کی یادوں کی ایک جھلک بھی نہیں رہی ہے!
نبیؐ سے عشق و وفا نبھانے کے دعویدارو!
ذرا محمدؐ کے پیار کا اپنے واسطے تم مقام دیکھو
گریباں اپنے بھی جھانک دیکھو
اُسی نبیؐ کی محبتوں کا مقام دیکھو
کہ جس نے اُمت سے پیار کرنے پہ چمن طائف میں زخم کھائے
وہی محمدؐ کہ جس نے اپنے
تمام آنسو خدا کے آگے تمہاری خاطر ہی ہیں بہائے
شدید دندان بھی کرائے! شدید صدمات بھی اُٹھائے
وہی محمدؐ کہ جس نے تم کو ہیں درس انسانیت سکھائے
وہی محمدؐ کہ جس نے تمہارے پیار خاطر ہی اپنا آبائی شہر چھوڑا
وہی محمدؐ کہ جس نے فاقے تو کر لیے پر نہ تم سے عہد وفا کو توڑا
وہی محمدؐ کہ جس کے ہونٹوں سے پتھروں کے عوض دعاؤں کے پھول برسے
وہی محمدؐ کہ جس کی چند مسکراہٹوں پر خدا تمہارے گناہ بخشے
اُسی کی روح عظیم تمہاری الفتوں کو تلاش کرنے میں سرگرم ہے
مگر تمہاری محبتوں کے خزانے خالی پڑے ہیں لوگو!
تمہارے آقا تمہاری غیرت کو دیکھ کر چپ کھڑے ہیں لوگو
نبیؐ کے دشمن بڑے ہیں لوگو! کفر کے پہرے کڑے ہیں لوگو
مگر ہم اپنی محبتوں پہ
دوراں سے بیوفائیوں کے لبادے اوڑھے کھڑے ہیں لوگو!
ہمارے آقا ہماری چاہت کو دیکھ کر چپ کھڑے ہیں لوگو!
سنو! محمدؐ کا نام سنتے ہی آنسوؤں کو بہانے والو!
سنو! محمدؐ کے منہ سے نکلے حروف کو بیچ کھانے والو!
سنو نبیؐ کے نقوش پا کی تلاش میں نکلے راستوں کو مٹانے والو!
سنو محمدؐ کے دشمنوں سے محبتوں کو بڑھانے والو!
تمہیں ذرا بھی خبر نہیں ہے
کہ قادیانی تمہارے آقاؐ کی عصمتوں کو
طویل مدت سے ماند کرنے میں سرگرم ہیں
وہ کب سے تمہاری بے بسی اور بے حسی پر
خوشی کے نعرے لگا رہے ہیں۔
نبیؐ کے دیں کو مٹا رہے ہیں
بنائے اسلام ڈھا رہے ہیں
تمہیں تمہارے عظیم آباء سے ملنے والی
میراث عشق محمدی کو مٹا رہے ہیں
سنو محمدؐ کا دیں بچانے فلک سے کوئی نہیں آئے گا
تفرقہ بازی کے بُت گرانے فلک سے کوئی نہیں آئے گا
نجاست قادیاں مٹانے فلک سے کوئی نہیں آئے گا
نبیؐ سے عہد وفا نبھانے فلک سے کوئی نہیں آئے گا
سنو محمدؐ کے بے وفاؤ
تمہیں کو اپنے نبیؐ سے وعدے نبھانے ہوں گے
تمہیں کو اُمت کو ایک رستے پہ لانا ہو گا
تمہیں کو ہی دشمنان اُمت دبانے ہوں گے
تمہیں کو فتنۂ قادیاں کو مٹانا ہو گا۔ نبیؐ سے عشق و وفا نبھانے کا عہد کر لو!
تمہیں محمدؐ کا عشق اب بھی پکارتا ہے
خدا بھی بھٹکے ہوؤں کے رستے سنوارتا ہے
چلو خدارا!
منافقت کے قبیح لبادے اُتار ڈالیں
نبیؐ کے دشمن اُجاڑ ڈالیں
خدا کی رحمت پکار ڈالیں
چلو کہ فتنۂ قادیاں کو
جڑوں سے اس کی اکھاڑ ڈالیں
چلو کہ اپنے لہو کو عشق محمدی پر نثار ڈالیں

سید منظور الحسن شاہ

ختم نبوت کا معنی و مفہوم

قرآن کریم، احادیث نبوی اور لغت کی روشنی میں

قسط — (۲)

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی (ترمذی، کتاب الرؤیا، باب ذہاب النبوۃ، مسند احمد مرویات انس بن مالکؓ)

۵۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں، کہ میرے ذریعے سے کفر محو کیا جائے گا۔ میں حاشر ہوں کہ میرے بعد لوگ حشر میں جمع کیے جائیں گے (یعنی میرے بعد اب قیامت ہی آنی ہے) اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ (بخاری و مسلم، کتاب الفضائل، باب اسماء النبیؐ، ترمذی، کتاب الآداب، باب اسماء النبیؐ المستدرک للحاکم، کتاب التاریخ، باب اسماء النبیؐ)

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال کے خروج سے نہ ڈرایا ہو (مگر ان کے زمانے میں وہ نہ آیا) اب میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو لامحالہ اب اس کو تمہارے اندر ہی نکلنا ہے۔
(ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الدجال)

۷۔ عبدالرحمٰن بن جبیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص کو یہ کہتے سنا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان سے نکل کر ہمارے درمیان تشریف لائے۔
اس انداز سے کہ گویا آپؐ ہم سے رخصت ہو رہے ہیں آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔
میں محمد نبی امی ہوں۔" پھر فرمایا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں" (مسند احمد مرویات عبداللہ عمرو بن عاص)

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے۔ صرف بشارت دینے والی باتیں ہیں۔ عرض کیا گیا۔ وہ بشارت دینے والی باتیں کیا ہیں۔ یا رسول اللہؐ! آپؐ نے جواب فرمایا۔ اچھا خواب یا صالح خواب (یعنی وحی کا اب کوئی امکان نہیں ہے زیادہ سے زیادہ اگر کسی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اشارہ ملے گا بھی تو بس اچھے خواب کے ذریعے سے مل جائے گا) (مسند احمد مرویات ابوالطفیل۔ نسائی، ابوداؤد)

۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطابؓ ہوتے۔
(بخاری و مسلم کتاب فضائل الصحابہؓ)

۱۰۔ رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا۔ میرے ساتھ تمہاری نسبت وہی ہے جو موسیٰؑ کے ساتھ ہارونؑ کی تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔
بخاری و مسلم نے یہ حدیث غزوہ تبوک کے ذکر میں بھی نقل کی ہے۔ مسند احمد میں اس مضمون کی دو حدیثیں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک کا آخری فقرہ یوں ہے۔
(الا انہ لا نبوۃ بعدی) "مگر میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے۔ ابوداؤد طیالسی، امام احمد اور محمد بن اسحاق نے اس سلسلے میں جو تفصیلی روایات نقل کی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ غزوہ تبوک کیلئے تشریف لے جاتے وقت نبیؐ نے حضرت علیؓ کو مدینہ طیبہ کی حفاظت و نگرانی کیلئے اپنے پیچھے چھوڑنے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ منافقین نے اس پر طرح طرح کی باتیں ان کے بارے میں کہنی شروع کر دیں۔ انہوں نے جا کر حضورؐ سے عرض کیا۔
یا رسول اللہؐ کیا آپؐ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں۔ اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا:
تم میرے ساتھ وہی نسبت رکھتے ہو جو موسیٰؑ کے ساتھ ہارونؑ رکھتے تھے۔ یعنی جس طرح حضرت موسیٰؑ نے کوہ طور پر جاتے ہوئے حضرت ہارونؑ کو بنی اسرائیل کی نگرانی کیلئے پیچھے چھوڑا تھا۔ اسی طرح میں تم کو مدینے کی حفاظت کیلئے چھوڑے جا رہا ہوں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی حضورؐ کو اندیشہ ہوا کہ حضرت ہارونؑ کے ساتھ یہ تشبیہ کہیں بعد میں کسی فتنے کی موجب نہ بن جائے اس لئے فوراً آپؐ نے یہ تصریح فرما دی کہ میرے بعد کوئی شخص نبی ہونے والا نہیں ہے۔

۱۱۔ ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ــــ اور یہ کہ میری امت میں تیس کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں (ابوداؤد کتاب الفتن)
اسی مضمون کی ایک اور حدیث ابوداؤد نے کتاب الملاحم میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے ترمذی نے بھی حضرت ثوبان اور حضرت ابوہریرہؓ سے دونوں روایتیں نقل کی ہیں اور دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں حتیٰ یبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ "
یہاں تک کہ اٹھیں گے تیس کے قریب جھوٹے فریبی جن میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

۱۲۔ نبیؐ نے فرمایا۔ تم سے پہلے جو نبی اسرائیل گزرے ہیں ان میں ایسے لوگ ہوئے جن سے کلام کیا جاتا تھا بغیر اسکے کہ وہ نبی ہوں میری امت میں اگر

کوئی ہوتا تو عمرؓ ہوگا۔

(بخاری کتاب المناقب)

مسلم میں اسی مضمون کی جو حدیث ہے اس میں یکلمون کے بجائے محدثوں کا لفظ ہے لیکن مکلم اور محدث، دونوں کے معنی ایک ہی ہیں یعنی ایسا شخص جو مکالمہ الہٰی سے سرفراز ہو۔

یا جس کے ساتھ پردۂ غیب سے بات کی جائے اس سے معلوم ہوا کہ نبوت کے بغیر مخاطبۂ الہٰی سے سرفراز ہونے والے بھی اس امت میں اگر کوئی ہوتے تو وہ حضرت عمرؓ ہوتے۔

۱۳۔ رسول اللہ ؐ نے فرمایا۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کے بعد کوئی امت (یعنی کسی نئے آنے والے نبی کی امت) نہیں (بیہقی کتاب الرؤیا، طبرانی)

۱۴۔ رسول اللہ ؐ نے فرمایا۔ میں آخری نبی ہوں۔ اور میری مسجد آخری مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے (مسلم کتاب الحج، باب فضل الصلوٰۃ مسجد مکہ والمدینہ)

یہ احادیث بکثرت صحابہؓ نے نبی ؐ سے روایت کی ہے اور کثرت سے محدثین نے ان کو بہت سی قوی سندوں سے نقل کیا ہے ان کے مطالعہ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضورؐ نے مختلف مواقع پر، مختلف طریقوں سے، مختلف الفاظ میں اس امر کی تصریح فرمائی ہے۔ کہ آپؐ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔ نبوت کا سلسلہ آپؐ پر ختم ہو چکا ہے۔ اور آپ کے بعد جو لوگ بھی رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ کریں، وہ دجال و کذاب ہیں۔ قرآن کے الفاظ "خاتم النبیین" کی اس سے زیادہ مستند و معتبر اور قطعی الثبوت تشریح اور کیا ہو سکتی ہے۔ رسول پاک ؐ کا ارشاد تو بجائے خود سند و حجت ہے مگر وہ قرآن کی ایک نص (واضح حکم) کی شرح کر رہا ہو تب تو وہ اور بھی زیادہ قوی حجت بن جاتا ہے اب سوال یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر قرآن کو سمجھنے والا اور اس کی تفسیر کا حق دار اور کون ہو سکتا ہے کہ وہ ختم نبوت کا کوئی دوسرا مفہوم بیان کرے اور ہم اسے قبول کرنا کیا معنی، قابل غور بھی سمجھیں۔

جماعتی رفقاء، لائبریریوں کے انچارج اور اہل علم حضرات سے ایک دردمندانہ درخواست

رد قادیانیت پر امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نے گذشتہ صدی میں اتنا لکھا ہے کہ اس پر جتنا شکر کیا جائے کم ہے۔ رد قادیانیت کی کتابوں کے تعارف پر فقیر نے کام شروع کیا جو گذشتہ ایک سال سے جاری ہے۔ اس کے لئے پاکستان کے متعدد ذاتی و قومی کتب خانوں کی گرد جھاڑی۔ اللہ رب العزت کا فضل و احسان ہے کہ اس وقت تک ساڑھے آٹھ سو کتب و رسائل کے تعارف کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ تعارف میں کتاب کا نام، مصنف، صفحات، سن اشاعت اور موضوع و مباحث کی پوری تفصیل آ گئی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر دفتر ملتان کی لائبریری میں اس عنوان پر اتنا ذخیرہ کتب ہے کہ اتنا شاید دنیا کی کسی لائبریری میں نہ ہو۔ تاہم یہ بھی واقعہ ہے کہ اس عنوان پر لکھی گئی کتب و رسائل کی بہت بڑی تعداد ہماری دسترس سے اس وقت بھی باہر ہے۔

اسلئے جماعتی رفقاء، قومی لائبریریوں کے انچارج حضرات، اور اہل علم سے درخواست ہے کہ ان کے پاس رد قادیانیت پر جتنی کتابیں ہوں ان کی فہرست کتاب کا نام مع مصنف کے کوائف مرتب کر کے ذیل کے پتہ پر ارسال کریں۔ یہ ایک بہت بڑی قومی خدمت ہوگی آپ کی مرسلہ فہرست میں کوئی ایسی کتاب ہوئی جس کے دیکھنے کی ضرورت ہوگی تو فقیر خود حاضری دے گا بہت ہی زیادہ تاکید و ادب کے ساتھ،

آپ کا مخلص، اللہ وسایا دفتر ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

• کیا یہ کتاب آپ کے پاس ہے؟ •

حضرت مولانا سید محمد علی مونگیروی رحمۃ اللہ علیہ قادیانیت کی تردید میں یکتائے روزگار تھے آپ نے اتنی رسائل و کتابیں لکھیں اور اپنے حلقہ سے لکھوائیں کہ اس پر وہ پوری امت کیطرف سے تشکر کے مستحق ہیں آپ کے زمانہ میں رد قادیانیت کے تعارف و فہرست پر مشتمل ایک کتاب لکھی گئی جو خانقاہ مونگیر بھارت سے شائع ہوئی جس کا نام "حفاظت ایمان کی کتابیں" تھا اسی کتاب سے رد قادیانیت کی کتابوں کی فہرست حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب قائد قادیان میں بھی دی ہے۔ حفاظت ایمان کی کتابیں، نامی کتاب ہمارے مرکزی دفتر ملتان کی لائبریری کے لئے درکار ہے اندرون ملک یا بیرون ملک بالخصوص انڈیا کے جس عالم دین کی لائبریری میں یہ کتاب ہو اصل یا فوٹو سٹیٹ ذیل کے پتہ پر مہیا کر کے ممنون احسان فرمائیں

والسلام

فقیر اللہ وسایا صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ۔ ملتان، پاکستان

بابو حبیب اللہ امرتسری

کتاب کنز العمال میں ایک غلطی

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی مطلب پرستی

حدیث نبوی مشکوٰۃ مترجم جلد سوم صفحہ ۱۵۲ پر ہے «روایت ہے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ نہیں درمیان پیدائش آدم کے اور روز قیامت کے کوئی امر بڑا دجال سے»

مرزا صاحب قادیانی کا مذہب (دعوے مرزا) "نصاریٰ کے علماء ہی بیشک دجال معہود ہیں" (حمامۃ البشریٰ مترجم حصہ اول صفحہ ۴۶ کا حاشیہ)

"دجال ایک جماعت ہے نہ ایک انسان" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۰)

دلیل مرزا "وہ احادیث واضحہ جو قرآن کے منشاء کے موافق دجال کی حقیقت ظاہر کرتی ہیں وہ اگرچہ بہت ہیں مگر ہم اس جگہ بطور نمونہ ایک ان میں سے درج کرتے ہیں وہ حدیث یہ ہے یخرج فی آخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من اللین السنتھم احلیٰ من العسل وقلوبھم قلوب الذیاب یقول اللہ عز وجل ابی یغترون ام علی یجترؤن حتیٰ حلفت لابعثن علیٰ اولئک منھم فتنۃ الخ (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۴) یعنی آخری زمانہ میں دجال ظاہر ہوگا۔ وہ ایک مذہبی گروہ ہوگا۔ جو زمین پر جا بجا خروج کریگا اور وہ لوگ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے یعنی ان کو اپنے دین میں داخل کرنے کے لئے بہت سا مال پیش کرینگے اور ہر قسم کے آرام اور لذات دنیوی کی طمع دیں گے اور اس غرض سے کہ کوئی ان کے مذہب میں داخل ہو جائے بھیڑوں کی پوستین پہن کر آئینگے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔ اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے۔ اور خدا عزوجل فرمائیگا کہ کیا یہ لوگ میرے حلم پر مغرور ہیں کہ میں ان کو جلد نہیں پکڑتا اور کیا یہ لوگ میرے پر افترا کرتے ہیں دلیری کرتے ہیں یعنی میری کتابوں کی تحریف کرنے میں کیوں اس قدر مشغول ہیں میں نے قسم کھائی ہے کہ میں انہی میں سے اور انہی کی قوم میں سے ان پر ایک فتنہ برپا کروں گا۔ (دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۴) اب بتلاؤ کہ کیا اس حدیث سے دجال ایک شخص معلوم ہوتا ہے اور کیا یہ تمام اوصاف جو دجال کے لکھے گئے ہیں یہ آج کل کسی قوم پر صادق آرہے ہیں یا نہیں۔ اور ہم پہلے اس سے قرآن شریف سے بھی ثابت کر چکے ہیں کہ دجال ایک گروہ کا نام ہے نہ یہ کہ کوئی ایک شخص۔ اور اس حدیث مذکورہ بالا میں جو دجال کے لئے جمع کے صیغے استعمال کئے گئے ہیں جیسے یختلون اور یلبسون اور یغترون اور یجترؤن اور اولئک اور منھم یہ بھی بآواز بلند پکار رہے ہیں کہ دجال ایک جماعت ہے نہ ایک انسان" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۰ حاشیہ)

نوٹ یہی روایت حسل مصفیٰ حصہ دوم کے صفحہ ۲۶۳ اور خزینۃ المعارف جلد اول کے صفحہ ۲۰۶ پر درج ہے۔

اول۔ واضح ہو کہ سنن ترمذی (مطبوعہ ۱۳۱۶ھ مطبع اصح المطابع لکھنؤ) کے ابواب الزہد باب ما جاء فی ذھاب البصر صفحہ ۴۲ ج ۲ پر لکھا ہے۔

حدثنا سوید نا ابن المبارک نا یحییٰ بن عبید اللہ قال سمعت ابی یقول سمعت ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی آخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من اللین السنتھم احلیٰ من السکر وقلوبھم قلوب الذئاب یقول اللہ ابی یغترون ام علی یجترؤن فبی حلفت لابعثن علیٰ اولئک منھم فتنۃ تدع الحلیم منھم حیرانا۔ (ترجمہ) کہتے تھے حضرت ابوہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلیں گے آخری زمانہ میں کتنے ایک اشخاص طلب کریں گے دنیا کو ساتھ دین کے پہنیں گے واسطے لوگوں کے چمڑے دنبے کے واسطے اظہار نرمی کے زبانیں ان کی شیریں زیادہ شکر سے ہونگی اور دل ان کے دل بھیڑیوں کے سے ہونگے۔ فرماتا ہے اللہ کیا بسبب مہلت دینے میرے کہ ان کو مغرور ہوتے ہیں یا اوپر میرے جرأت کرتے ہیں پس اپنی قسم کھاتا ہوں کہ البتہ مسلط کروں گا ان لوگوں پر انہیں میں سے ایک فتنہ کہ چھوڑے گا مرد عاقل کو ان میں سے حیران۔"

نوٹ: یہی روایت ان الفاظ کے ساتھ جائزۃ الشوذی جلد ۲ صفحہ ۲۵۷۔ مشکوٰۃ مترجم جلد سوم صفحہ ۱۵۸۔ مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۱۰۰۔ اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۳۷۰/۲۹۸۔ مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۲۷۳۔ منتخب کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۔ کتاب الترغیب والترہیب جلد ۲ صفحہ ۱۱۲۔ تیسیر الوصول الی جامع الاصول جلد ۲ صفحہ ۲۵۵ پر موجود ہے۔

کنز العمال نامی کتاب کی جلد ساتویں (مطبوعہ ۱۳۱۴ھ مطبع دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن) کے صفحہ ۱۷۴ پر ایک روایت ان الفاظ میں لکھی ہے۔

یخرج فی آخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من اللین السنتھم احلیٰ من العسل وقلوبھم قلوب الذیاب یقول اللہ عز وجل ابی یغترون ام علی یجترؤن حتیٰ حلفت لابعثن علیٰ اولئک منھم فتنۃ تدع الحلیم منھم حیران۔ (ت عن ابی ھریرۃ)

غرض یہ کہ کنز العمال جلد ۷ کے صفحہ ۱۷۴ پر مندرجہ بالا عبارت لکھنے میں چھ غلطیاں ہوئی ہیں۔ مرزا صاحب اور ان کے مریدوں نے تحقیق سے کام نہیں لیا بلکہ اپنا مطلب سیدھا کرنے کی غرض سے یہی غلط چھپی ہوئی عبارت اپنی اپنی کتابوں میں نقل کر دی ہے۔

غلطی نمبر ۱ سنن ترمذی صفحہ ۴۲ ج ۲ پر لفظ (رجال بالراء) ہے مگر کنز العمال ۷/۱۷۴ پر غلطی سے (دجال بالدال) چھپ گیا ہے۔ دیکھئے جائزۃ الشوذی ۲/۲۵۷۔ منتخب کنز العمال ۶/۱۱۔ مشکوٰۃ مترجم ۳/۱۵۸۔ مرقاۃ ۵/۱۰۰۔ اشعۃ اللمعات ۴/۲۹۸۔ مظاہر حق ۴/۲۷۳۔ کتاب الترغیب والترہیب ۲/۱۱۲۔ اور کتاب تیسیر الوصول ۲/۲۵۵ پر لفظ (رجال بالراء) ہی موجود ہے۔

غلطی نمبر ۲۔ سنن ترمذی صفحہ ۴۲ ج ۲ پر لفظ (اللین) ہے مگر کنز العمال ۷/۱۷۴ پر لفظ (اللین) چھپ گیا ہے۔

غلطی نمبر ۳۔ سنن ترمذی صفحہ ۴۲ ج ۲ پر لفظ (السکر) ہے مگر کنز العمال ۷/۱۷۴ پر لفظ (العسل) چھپ گیا ہے۔

غلطی نمبر ۴۔ سنن ترمذی صفحہ ۴۲ ج ۲ پر لفظ (فبی) ہے مگر کنز العمال ۷/۱۷۴ پر لفظ (حتیٰ) چھپ گیا ہے۔

غلطی نمبر ۵۔ سنن ترمذی صفحہ ۴۲ ج ۲ پر الفاظ (یقول اللہ) ہیں مگر کنز العمال ۷/۱۷۴ پر الفاظ

(رضی اللہ عنہ وحیلہ) ہیں۔

غلطی نمبر۱۰ ۔ کنز العمال ج۸ پر لکھا ہے ورد من ابی ھریرۃ (یعنی نسائی نے روایت کیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ۔ حالانکہ یہ روایت سنن نسائی میں نہیں ہے ۔ بلکہ سنن ترمذی میں ہے دیکھئے منتخب کنز العمال جلد۵ کے صلا پر صحیح کرکے لکھا گیا ہے کہ

(ت عن ابی ھریرۃ)

افسوس صد افسوس مرزا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مریدوں پر ہے کہ انہوں نے تحقیق سے کام نہیں لیا ہے بلکہ اپنا مطلب سیدھا کرنے کی غرض سے کنز العمال جلد۸ صفحہ۲۲۱ پر غلط عبارت نقل کی ہے ۔ اور کسی نے عقل و فکر سے کام نہیں لیا ۔

حامل مطالعہ

قطب زمانہ شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہٗ

حضرت لاہوریؒ صاحب نے ایک دفعہ کے خطبہ میں فرمایا کہ حکومت کہتی ہے عطاء اللہ فساد پھیلاتا ہے۔ ان اللہ کے بندوں کو معلوم نہیں اگر عطاء اللہ فساد پر آمادہ ہو جائے تو مرزائیت کا قلعہ قائم نہیں رہ سکتا میں کہتا ہوں کہ اگر بخاریؒ شام کو حکم دے دیں تو صبح ہونے سے پہلے (ربوہ) کی اینٹ سے اینٹ بج جائے پھر فرمایا حکومت کی گولیوں اور بندوقوں میں وہ طاقت نہیں جو علماء کی زبان میں ہے۔ ہمارے ایک عطاء اللہ شاہ بخاری بحمداللہ سب پر بھاری ہیں اور جب تک وہ زندہ ہیں اسلام کو کوئی خطرہ نہیں۔ ایک مرتبہ تو حضرت لاہوریؒ نے شاہ جی کے متعلق یہاں تک ارشاد فرمایا۔ محشر کا دن ہوگا۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوں گے صحابہ کرام ؓ بھی ساتھ ہوں گے بخاری آئے گا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معانقہ فرمائیں گے اور کہیں گے بخاری تیری ساری زندگی عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت میں گزری اور کتاب و سنت کی اشاعت میں صرف ہوئی آج میدان حشر میں تیرا شفیع میں ہوں۔ تیرے لئے کوئی باز پرس نہیں جا اور اپنے ساتھیوں سمیت جنت میں داخل ہو جا۔ تیرے اور تیری جماعت کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھلے ہیں جس طرف سے چاہو گھسے بناؤ جنت میں داخل ہو سکتے ہو۔

سرگودھا میں ختم نبوت کانفرنس تھی حضرت لاہوری نے بھی شرکت کا وعدہ فرمایا ہوا تھا مگر اچانک صاحب فراش ہو گئے۔ ادھر کانفرنس شروع ہو گئی سب ساتھی مایوس تھے کہ حضرت شرکت نہ فرما سکیں گے مگر حضرت جی کار پر تشریف لے آئے تھوڑی دیر تقریر فرمائی اور فرمایا اگر میں اس سے زیادہ بھی بیمار ہوتا تو سیکنڈ کلاس کی سیٹ ریزرو کرا کے لیٹ کر آتا اور اگر اسٹیج پر لیٹا رہتا تاکہ میری حاضری شمار ہو جائے۔ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا مسئلہ ہے آنحضورؐ کی ناموس کا سوال ہے۔ میں کسی حال میں بھی پیچھے نہیں رہنا چاہتا۔

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرمایا کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مدنی کو خاص مقام عطا فرمایا ہوا ہے اگر کسی کافر کو مسلمان کا لباس پہنا کر اور کسی مسلمان کو کافر

مرسلہ: غلام فرید شاکر کلورکوٹ

کا لباس پہنا کر ان کی تصویر دکھائی جائے تو ان شاء اللہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ بتا سکتے ہیں کہ اصل میں کافر کون ہے اور مسلمان کون ہے۔

ایک دفعہ ضلع سیالکوٹ کے قصبہ (نوشہرہ گجرانوالہ) میں حضرت کا وعظ تھا سینکڑوں لوگ گاڑی کے وقت اسٹیشن پر استقبال کے لئے گئے مگر حضرت کو نہ پایا اور لوٹ آئے آخر کار جلسہ شروع کر دیا گیا قرآن پاک کی تلاوت ہوئی نظمیں اور نعتیں پڑھی گئیں مولانا بشیر احمد پسروریؒ نے تقریر شروع کر دی تھوڑی دیر کے بعد دیکھا حضرت لاہوریؒ تنہا تشریف لائے آتے ہیں احباب میں خوشی کی لہر دوڑ گئی کسی نے عرض کیا حضرت ہم تو اسٹیشن پر استقبال کے لئے گئے تھے اور یونہی لوٹ آئے حضرت نے فرمایا میں اسی لئے تو قلعہ ہو جاؤں گا کہ گز کیا تھا اب وہاں سے یہاں تک پہنچا ہوں میرے استقبال کی کیا ضرورت تھی ان باتوں سے طبیعت کو مناسبت ہی نہیں ہے۔

حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ فرماتے تھے بائیس سال ہوئے میرا بایاں بازو ٹوٹ گیا تھا جوڑنے کے بعد وہ تقریباً سیدھا رہتا تھا اس میں لچک نہ تھی تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں حضرت لاہوریؒ کے ساتھ میں بھی ملتان جیل میں تھا ایک روز حضرت نے فرمایا قاضی۔ نماز آپ پڑھایا کریں میں نے معذرت کی۔ کہ حضرت میرا بازو خم نہیں کھاتا وضو میں بھی مشکل پڑتی ہے۔ اور ہاتھ باندھنے میں بھی دقت ہوتی ہے۔ حضرت نے میرا بازو تھام کر ٹوٹی ہوئی جگہ پر دست مبارک پھیر کر دو تین دفعہ یہ جملہ فرمایا۔ اچھا یہ ٹھیک نہیں ہوگا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ بہتری کریں گے ٹھیک ہو جائے گا۔

اس کے بعد نماز کا وقت آیا میں وضو کرنے بیٹھا تو بالکل بے دھیانی میں ناک صاف کرنے کے لئے میرا بایاں ہاتھ بے تکلف ناک تک پہنچ گیا۔ یکدم میرے ذہن میں آیا کہ آج میرا بازو صحیح کام کر رہا ہے۔ میں نے ہلا جلا کر دیکھا تو وہ صحیح کام کر رہا تھا مجھے یقین ہو گیا کہ یہ حضرت کی توجہ اور کرامت ہے۔

ایک مرتبہ موضع اسیاں علی ضلع شیخوپورہ حضرت تشریف لے گئے آس پاس کافی لوگ جمع ہو گئے حضرت نے اچانک فرمایا مجھے زنا کی بو آ رہی ہے۔ لہٰذا آپ سب تشریف لے جائیں۔ تمام مجمع رخصت ہو گیا۔ بعد ازاں موقع پر وہ شخص حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اقرار کے بعد توبہ کی اور حضرت کی بیعت ہو گیا حج ادا کیا اور بقایا عمر شریعت کے مطابق گزاری۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توبہ کی اور شریعت پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے (آمین)

قومی اسمبلی میں مولانا مفتی محمودؒ نے قادیانی پیشوا

مرزا ناصر کو ناک آؤٹ کر دیا

۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو حزب اختلاف کے ۳۷ ارکان نے جن میں سرفہرست حضرت مفتی صاحب کا نام تھا۔ قرارداد ایوان میں پیش کی گئی۔ جو کہ خاصی طویل ہے۔ اختصاراً قارئین کرام کی خدمت میں درج کی جاتی ہے جو کہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگی ۔یکم جولائی ۱۹۷۴ء کو حزب اختلاف کی تجویز پر مرزا ناصر اور لاہوری پارٹی کے سربراہ کو اسمبلی میں طلب کیا گیا۔ مرزا ناصر شلوار کرتے میں ملبوس سفید طرے دار پگڑی باندھ کر آئے۔ متشرع سفید داڑھی۔ جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی زبان پر لاتے تو پورے ادب کے ساتھ درود شریف پڑھتے۔ اور قرآن مجید کی آیت بھی پڑھ لیتے تھے۔ سادہ لوح ارکان اسمبلی اس پر بہت مخمصے میں پڑے ہوئے تھے۔ ان کی سمجھ میں نہ آتا تھا۔ کہ یہ سفید داڑھی والے، سفید پگڑی والے جو درود پاک بھی پڑھتے ہیں آیتیں بھی پڑھتے ہیں۔ یہ کیسے کافر ہو سکتے ہیں۔ ایسے ماحول میں جبکہ ارکان اسمبلی کے رخ بالکل مخالف تھے۔ ان کے ذہنوں کو تبدیل کرنا نہایت ہی کٹھن کام تھا۔ خود مفتی صاحب فرماتے تھے۔ یہ مسئلہ بہت بڑا مشکل کام تھا لیکن اللہ تبارک نے یہ مشکل پہلے ہی دن آسان فرما دی۔ نمائندگان اسلام اور نمائندگان ارتداد کے مابین جو سوال و جواب ہوئے ان کی ایک جھلک ملاحظہ ہو

س :۔ مرزا غلام احمد کے بارے میں آپ کا کیا عقیدہ ہے؟

جواب :۔ وہ امتی نبی تھے۔

س :۔ امتی نبی کا کیا معنی ہے؟

جواب :۔ امتی نبی کا معنی یہ ہے کہ امت محمدیہ کا فرد جو آپ کے کامل اتباع سے نبوت کا مقام حاصل کرے۔

س :۔ اس پر وحی بھی آتی تھی؟

جواب :۔ جی ہاں آتی تھی۔

س :۔ خطا کا کوئی احتمال تھا نہیں؟

جواب :۔ بالکل نہیں۔

س :۔ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایمان نہیں لاتا خواہ اس کو میرا نام نہیں پہنچا ہو۔ کافر ہے پکا کافر ہے۔ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس عبارت سے تو ستر کروڑ مسلمان سب کافر بنتے ہیں۔

جواب :۔ کافر تو ہیں لیکن چھوٹے کافر ہیں۔ جیسا کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں (کفرون کفر) کی روایت درج کی ہے۔

س :۔ آگے مرزا نے لکھا ہے کافر ہے پکا کافر ہے۔

جواب :۔ اس کا مطلب ہے اپنے کفر میں پکے ہیں

س :۔ آگے لکھا ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حالانکہ چھوٹا کفر ملت سے خارج ہونے کا سبب نہیں بنتا؟

جواب :۔ دراصل دائرہ اسلام کے کئی دوائر ہیں اور مختلف کئی کڑیاں ہیں۔ اگر بعض سے نکل گیا۔ تو بعض سے نہیں نکلا۔

س :۔ ایک جگہ لکھا ہے کہ جہنمی بھی ہیں۔ مفتی صاحب بیان کرتے تھے۔ ممبروں نے جب یہ سنا تو ان کے کان کھڑے ہو گئے۔ کہ اچھا ہم جہنمی ہیں۔ اس سے ممبروں کو دھچکا لگا۔ اور وہ سمجھ گئے کہ ہم تو انہیں مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور یہ ہمیں کافر قرار دیتے ہیں۔

س :۔ کیا مرزا قادیانی سے پہلے کوئی نیا نبی آیا ہے۔ جو امتی نبی ہو کیا صدیق اکبرؓ یا حضرت عمر امتی نبی تھے؟

جواب :۔ نہیں تھے۔

س :۔ قیامت تک کوئی امتی نبی آئے گا؟

جواب :۔ نہیں ہے۔ اس پر مفتی صاحب نے کہا پھر تو اس کے مرنے کے بعد ہمارا، اور آپ کا عقیدہ ایک ہو گیا۔ جو ہمارا تصور ہے۔ خاتم النبین کے بارے میں وہی آپ کا بھی ہے۔ بس فرق یہ ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت ختم سمجھتے ہیں۔ تم مرزا قادیانی کے بعد ایسا سمجھتے ہو۔ تو گویا تمہارا خاتم النبین مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ اور ہمارے خاتم النبین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حزب اختلاف کی طرف سے یہی مطالبہ تھا کہ دفعہ نمبر ۱۰۶ میں (قادیانی گروپ) (لاہوری گروپ) لکھا جائے۔ حزب اقتدار کی طرف سے مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ بھی موجود تھے۔

چھ ستمبر ۱۹۷۴ء کی صبح مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے مولانا مفتی محمود سمیت چھ ارکان کو پرائم منسٹر ہاؤس بلوایا۔ طویل گفتگو کے بعد مسٹر بھٹو صاحب نے کہا میں اس بارے میں سوچوں گا۔ اور ضرورت محسوس ہوئی تو دوبارہ بلوالوں گا۔ اپوزیشن نے اپنا موقف پھر واضح کیا۔ مسٹر پیرزادہ نے کہا کہ وہ اپنے آپ مرزائی نہیں احمدی کہتے ہیں۔ مفتی صاحب نے کہا ہم ان کو احمدی تسلیم نہیں کرتے۔ احمدی تو ہم ہیں چلو اس طرح مرزا غلام قادیانی کے پیروکار لکھ دو۔ پیرزادہ نے نقطہ اٹھایا کہ دستور میں کسی شخص کا نام نہیں ہوتا حالانکہ دستور کے اندر قائداعظم کا نام درج ہے) پھر سوچ کر بولے مفتی صاحب نے فوراً جواب دیا۔ شیطان، ابلیس خنزیر کے نام بھی تو قرآن میں موجود ہیں۔ اس سے تو قرآن پاک کی صداقت و تقدس پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ پیرزادہ لاجواب ہو کر کہنے لگا۔ یہ تو اپنے آپ کو احمدی کہلاتے ہیں۔ مفتی صاحب نے کہا۔ بریکٹ بند ثانوی حد بندی کی حیثیت رکھتا ہے۔ صرف وضاحت کیلئے لکھا جاتا ہے تو پھر لکھ دو۔

قادیانی گروپ " لاہوری گروپ " جو اپنے آپ کو احمدی کہلاتے ہیں۔ بس اسی بات پر فیصلہ ہو گیا

مرسلہ غلام فرید شاکر کلور کوٹ

نونہالان ختم نبوت

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے (۱۰) امتیازی خصائص

مرسلہ:۔ محمد قمر الاسلام ساہنی بنگلہ دیش

اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چند ایسی خصوصیات عطا فرمائی ہیں۔ جو دوسرے تمام انبیاء کرامؑ میں سے کسی کو عطا نہیں فرمائی۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے چند چیزیں ایسی دی گئی ہیں۔ جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔

(۱) :۔ میری بعثت تمام دنیا کی طرف ہوئی۔ مجھ سے پہلے انبیاء صرف اپنی قوم کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اور میں تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ کما قال تعالیٰ وما ارسلناک الا کافۃ للناس، انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔

(۲) :۔ میں خاتم النبیینؐ ہوں۔ میری ذات پر سلسلہ انبیاء ختم ہوا ہے۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ کما قال تعالیٰ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ۔

(۳) :۔ میرے پیرو تمام انبیاء ومرسلین کے پیروؤں سے زیادہ ہوں گے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن تمام امتوں کی صفیں ایک سو بیس ہوں گی۔ جن میں سے صرف ۸۰ صفیں میری امت کی ہوں گی۔

(۴) :۔ مجھے شفاعت کبریٰ کا مرتبہ عطا کیا گیا کہ قیامت کے دن اوّلین اور آخرین میری طرف رجوع کریں گے۔ اور میں ان کے لئے بارگاہ خداوندی میں شفاعت کروں گا۔

(۵) :۔ تمام روئے زمین میرے لیے سجدہ گاہ اور مطہر بنا دی گئی۔ میری امت کو ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ اور پاک مٹی سے تیمم کا حکم فرمایا کہ تمہارے لئے ہر جگہ تیمم کی اجازت ہے۔ اور مٹی کو پانی کی طرح طاہر اور پاک کرنے والی چیز بنا دیا گیا۔

(۶) :۔ مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا اور مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کے لئے مال غنیمت حلال نہ تھا۔

(۷) :۔ مجھے جوامع الکلم عطا کیا گیا یعنی ایسے مختصر اور جامع الفاظ کہ الفاظ تو تھوڑے ہوں اور معانی بے شمار ہوں۔ جیسا کہ احادیث نبویہ کا مجموعہ اس کا عین شاہد ہے۔

(۸) :۔ مجھے رعب اور ہیبت کے ذریعہ فتح ونصرت عطا کی گئی۔ بلا اسباب ظاہری کے ایک مہینہ کی مسافت تک میرے دشمن مجھ سے مرعوب اور خوفزدہ رہتے تھے۔

(۹) :۔ سب انبیاء ومرسلین سے پہلے میں امت کو پل صراط سے لیکر گذر دے گا۔

(۱۰) :۔ اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا۔ اور ابوبکرؓ و عمرؓ میرے دائیں بائیں ہوں گے۔ اور جنت میں ہر نبی کے لئے حوض ہوگی۔ اور میرا حوض سب سے زیادہ وسیع اور پر رونق ہوگی۔

مدینۃ النبیؐ کی جدائی کا غم —— خشک مٹی صندوق میں رکھی تر ہوگئی!

محمد یوسف آسی ککے نواں جنڈانوالہ

یہ واقعہ ایک مستند بزرگ نے سنایا انہی کی زبانی پیش خدمت ہے۔ ایک صاحب حج کے لئے تشریف لے گئے۔ واپسی پر مدینۃ النبیؐ کی مٹی کھود کر ایک کپڑے میں باندھ لائے۔ نیت یہ تھی کہ جب میں مر جاؤں تو یہ مٹی میری میرے کفن میں رکھ دینا۔ تاکہ جب خداوند کریم پوچھے کہ میرے بندے دنیا سے کیا عمل لائے ہو تو میں عرض کروں گا اے اللہ تیرے محبوبؐ کے شہر کی مٹی لایا ہوں۔

محبوب خدا کے شہر کی وہ خشک مٹی حاجی صاحب نے ادب واحترام کے ساتھ ایک کپڑے میں لپیٹ کر صندوق میں رکھ دی۔ چند ماہ بعد حاجی صاحب نے اس مٹی کی زیارت کرنے کے ارادے سے صندوق کھولا تو مٹی گیلی حالت میں ملی۔ حاجی صاحب نے تعجب کیا کہ یہ خشک مٹی میں نے ہاتھ سے کھود کر کپڑے میں باندھی پھر یہاں آکر صندوق میں بند کر کے تالا لگایا۔ چابی اپنے پاس رکھی پھر یہ مٹی کس طرح گیلی ہوگئی ہے حاجی صاحب نے وہ مٹی دھوپ میں پھیلا کر خشک کی۔ پھر صندوق میں رکھ دی۔ کچھ دنوں بعد پھر مٹی کو دیکھا تو گیلی تھی۔ انہوں نے پھر دھوپ میں خشک کی۔ اور صندوق میں رکھ دی مگر کچھ دنوں بعد تیسری مرتبہ مٹی کو دیکھا تو پہلے سے بھی زیادہ گیلی تھی۔ حتیٰ کہ کپڑا بھی پانی سے تر تھا۔ وہ حاجی صاحب بہت پریشان ہوئے کہ مٹی خود بخود گیلی کیسے ہوگئی وہ ایک بزرگ کے پاس گئے۔ جو نہایت متقی اور پرہیزگار تھے۔ حاجی صاحب نے ان کو پورا واقعہ سنایا تو وہ بزرگ آدمی تڑپ کر کھڑے ہوگئے۔ اور رو کر فرمایا حاجی صاحب اس مٹی کو جہاں سے لائے تھے۔ فوراً وہیں پہنچا دو۔ دیر نہ کرنا۔ کہیں مٹی کی فریاد کوئی غضب نہ ڈھا دے۔ کیونکہ یہ مقدس مٹی مدینہ کی جدائی میں تڑپتی ہے۔ اور اپنے آنسوؤں سے گیلی ہوجاتی ہے۔ اس مقدس مٹی کو مدینہ طیبہ میں جلد پہنچا دو۔ کہیں اس کی اشکبار بے قراری سے ہم پر کوئی آفت نازل نہ ہوجائے۔ اے کاش ہم مسلمانوں کو اس مٹی جتنا شعور بھی آجاتا تو تحفظ رسالت کے یہ سازشی واقعات پیش نہ آتے۔ اے اللہ تعالیٰ ملت اسلامیہ کو بیدار کردے۔ (آمین)

فکر

فخر جہاں شاداں

قرآن ہمارا ہادی ہے، قرآن سے بڑھکر کیا ہوگا
مگر اس کو بھی ہم نے چھوڑ دیا۔ پھر سینہ منور کیا ہوگا

جو اللہ کو اپنے بھول گیا۔ اللہ بھی بھلا دے گا اسکو
پھر جس کا خدا بھی ہو نہ سکا۔ تو شافع محشر کیا ہوگا

جب سامنے رکھے گا۔ اللہ اعمال ہمارے جو کچھ ہیں
تب شرمندہ ہو جائیں گے۔ جھک جائیگا سر پھر کیا ہوگا

جب سوکھی زبانیں تشنہ دہن چہرے کو سیاہی ڈھانکے گی
اور آنکھیں پھٹی ہوں گی۔ اس دم ہنگامۂ محشر کیا ہوگا

جب تخت پہ جلوہ گر ہوگا۔ کونین کا خالق محشر میں
دل کانپ رہے ہونگے لوگو اس وقت کا منظر کیا ہوگا

اوروں کو نصیحت کرتے ہیں اور جانوں کو ہی بھول گئے
فقدانِ عمل ہو خود جس میں وہ اوروں کا رہبر کیا ہوگا

ہنگامِ اجل کے موقع پر جب جان حلق کو پہنچے گی
گر رحم نہ تو نے فرمایا اے مالک و برتر کیا ہوگا

نماز اطمینان سے پڑھیں

محمد عارف مہدی سہنگ سرگودھا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "جس شخص نے نماز کے وقت کو عمداً اخیر وقت پڑھا۔ اور اس کا وضو بھی صحیح نہ ہوا۔ اور دل کو بھی حاضر نہ رکھا۔ اور رکوع و سجود (قومہ و جلسہ) خوب تسلی اور اطمینان سے پورا نہ کیا تو وہ نماز رخصت ہوتی ہے۔ تو کالی بھجنگ ہوتی ہے۔

پھر وہ نماز اس نمازی کو کہتی ہے۔ جس طرح تجھے بھی برباد کرے۔ یہاں تک کہ تھوڑی اونچی ہوتی ہے جسقدر اللہ پاک کو منظور ہو، پھر اس نماز کو چیتھڑوں میں لپیٹ کر فرشتے اس نمازی کے منہ پر دے مارتے ہیں"۔

بخاری و مسلم میں روایت کیا گیا ہے کہ "ایک شخص نے حضورؐ کے سامنے تین چار مرتبہ رکوع اور قومے جلسے کی رعایت نہ رکھتے ہوئے جلدی جلدی نماز پڑھی تو حضرت انورؐ نے اسے ہر بار فرمایا۔ جاؤ لوٹاؤ اس نماز کو! کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی"۔ اس لئے ہمیں خشوع و خضوع سے نماز ادا کرنی چاہیئے (بخاری)

ایک یہودی اور مسلمان

محمد عقیل سرور سری پور ہزارہ۔

دو مسافر جن میں ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا۔ سفر کے دوران ان کی ملاقات ہوئی۔ تو ایک دوسرے سے ملے۔ پوچھا کہ کہاں کا قصد ہے؟ مسلمان نے بتایا کہ میں کوفہ جا رہا ہوں یہودی نے کوفے کے قریب ہی دوسری جگہ جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ دونوں مسافروں نے طے کیا کہ کافی دور تک ہمارا راستہ ایک ہے۔ لہٰذا اکٹھے ہی سفر کریں گے۔ تاکہ باہمی گفتگو کی وجہ سے ہمارا راستہ آسانی سے طے ہو جائے۔ مختصر یہ کہ مشترک راستہ نہایت سکون آرام اور باہمی گفتگو سے بڑی آسانی سے کٹ گیا۔ راستے بھر دونوں مسافر ایک دوسرے سے مختلف موضوعات پر گفتگو کرتے رہے آخر کار وہ ایک دوراہے پر پہنچ گئے جہاں ان کی راہیں جدا ہو جاتی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد جب یہودی نے پلٹ کر دیکھا تو حیران رہ گیا۔ کہ مسلمان کوفہ جانے کی بجائے۔ اس کے پیچھے پیچھے چلا آ رہا ہے۔ یہ دیکھ کر وہ ٹھہر گیا۔ اور مسلمان دوست سے دریافت کیا؟ کیا تم نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم کوفہ جاؤ گے۔ میں تو اب بھی یہی کہتا ہوں کہ مجھے کوفہ جانا ہے۔ تو پھر اس طرف کیوں آ رہے ہو!

باقی صفحہ ۲۴

حسنِ انتخاب

- اللہ کو وہی لوگ پسند ہیں جو اس کے بھروسے پر کام کرتے ہیں — قرآن مجید
- اللہ کو پاکیزگی اختیار کرنے والے ہی پسند ہیں — فرقان عظیم
- اللہ کسی ناشکرے بدعمل انسان کو پسند نہیں کرتا — کلام پاک
- اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا — کتاب الٰہی
- قیامت کے دن اعمال کی ترازو میں سب سے زیادہ وزنی چیز جو ہوگی وہ حسن اخلاق ہوگا — حدیث پاک

- مجھے تم میں وہ لوگ زیادہ محبوب ہیں جو بہترین اخلاق والے ہیں — رسول پاکؐ
- حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا اسے اپنی طرف (امراض میں) مبتلا کر دیتا ہے — بخاری و مسلم

مرسلہ: محمد صفدر بھٹی بہاولپور

علامہ اقبال میڈیکل کالج میں قادیانی طلبہ کی طرف سے

حضور اکرمؐ کی شان اقدس میں گستاخی

پچھلے دنوں علامہ اقبال میڈیکل کالج میں چند قادیانی طلبہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کی مسلمان طلبہ مشتعل ہوئے۔ قادیانی طلبہ بھاگ گئے۔ جب کہ مشتعل ہجوم نے قادیانی طلبہ کے کمروں سے سامان نکال کر اسے آگ لگادی۔ واقعہ کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ علامہ اقبال میڈیکل کالج میں فورتھ ائر کے طالب علم امتیاز احمد اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ ۲۷ اگست رات ساڑھے سات بجے ہاسٹل نمبر ۴ میں سے کھانا کھانے کے لئے گئے۔ تو وہاں پر موجود قادیانی طلبہ شفقت اللہ، اعجاز قریشی، اور عاطف کے ساتھ کسی مسئلہ پر بحث چھڑ گئی۔ دوران بحث قادیانی طلبہ نے امتیاز احمد اور دوسرے مسلمان طلبہ کے منع کرنے کے باوجود مزید اپنی زبان سے سرور کائناتؐ کو ایک عام انسان قرار دیتے ہوئے ان کے متعلق گندی زبان استعمال کی۔ بعد میں انہی قادیانی طلبہ نے سورۃ الکوثر کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے کہا کہ سورۃ الکوثر اللہ تعالیٰ نے مرزا غلام قادیانی پر نازل کی ہے۔ اور اس میں خیر کثیر سے مراد مرزا قادیانی سرگودھا (ربوہ) کی سرزمین عطا کرنے کی خوشخبری ہے۔ موقع پر موجود مسلمان طلبہ نے قرآن پاک اور حضور اکرمؐ کی اس توہین پر سخت احتجاج کیا۔ تو قادیانی طلبہ ہاسٹل چھوڑ کر بھاگ گئے۔ بات کالج انتظامیہ تک پہنچی لیکن کالج انتظامیہ نے اس بات کا کوئی نوٹس نہ لیا۔ جب کئی روز تک مذکورہ قادیانی افراد کے خلاف کاروائی نہ کی گئی اور قادیانی طلبہ کی طرف سے سنگین نتائج کی دھمکیاں دی گئیں۔ تو طلبہ مشتعل ہو گئے۔ ۳ ستمبر کی رات مشتعل طلبہ نے جلوس کی شکل اختیار کرلی۔ اور رات گئے تک احتجاج جاری رہا۔ اگلے روز صبح آٹھ بجے تقریباً ایک ہزار طلبہ نے قادیانیوں کی اس گستاخانہ حرکت کے خلاف جلوس نکالا۔ کالج کے مختلف شعبہ جات سے گزرتا ہوا یہ جلوس لائبریری کے نیچے جاکر ختم ہوا۔ جلوس کے اختتام پر شرکائے جلوس سے خطاب کرتے ہوئے

رپورٹ: محمد متین خالد

طلبہ رہنماؤں نے دوٹوک الفاظ میں واضح کیا کہ قادیانی طلبہ کی طرف سے اس قسم کی گستاخانہ حرکات کو قطعاً برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس واقعہ کی ذمہ دار قادیانی طلباء کے خلاف توہین رسالتؐ کے جرم میں مقدمہ درج کرکے فوری سماعت کی عدالت میں کیس چلا کر سرعام پھانسی دی جائے مذکورہ قادیانی طلبہ کو فوری طور پر کالج سے خارج کیا جائے ہاسٹلوں میں قادیانی طلبہ کے مسلمان طلبہ کے ساتھ کھانا کھانے پر پابندی عائد کی جائے۔ میڈیکل کالج سمیت تمام پروفیشنل اداروں میں قادیانی طلبہ کو مخصوص نشستوں پر داخلہ دیا جائے۔ اور انہیں اوپن میرٹ پر داخلہ لینے سے روکا جائے۔ بعد میں پرنسپل اور طلبہ رہنماؤں کے درمیان مذاکرات کے بعد پرنسپل نے قادیانی طلبہ کو عارضی طور پر دس دن کے لئے کالج سے خارج کردیا۔ اور اس واقعہ کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی قائم کردی گئی، پرنسپل نے چند دن میں گستاخی رسولؐ کے مرتکب قادیانی طلبہ کو مکمل طور پر خارج کرنے کی یقین دہانی کرائی، لیکن تادم تحریر طلبہ کے کسی بھی مطالبے کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ طلبہ اس مسئلے پر سخت بے چینی کا شکار ہیں۔

طلبہ تحریک تحفظ ختم نبوتؐ علامہ اقبال میڈیکل کالج کے ایک عہدیدار سے جب ہم نے اس مسئلہ پر گفتگو کی تو اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی درخواست کے ساتھ انہوں نے بتایا کہ علامہ اقبال میڈیکل کالج اس وقت پوری طرح قادیانیوں کے نرغے میں ہے۔ ہر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین لندن روانہ ہو گئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مخدوم العلماء حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مرکزی خازن مولانا اللہ وسایا لندن اور دوسرے ممالک کے تبلیغی دورہ پر تشریف لے گئے۔ وہ یکم اکتوبر کو ویمبلے کانفرنس ہال عالمی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے علاوہ امریکہ میں ہونے والی کانفرنسوں میں بھی شرکت کریں گے۔ حضرت مولانا جالندھری کے قائمقام مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی دفتر مرکزیہ میں کام کریں گے۔

ہفت روزہ ختم نبوت کے قلمی معاون اور تحریک ختم نبوت کے راہنما بابو تاج محمد انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

فقیر والی۔ (نامہ نگار) تحریک ختم نبوت کے ممتاز راہنما اور جامعہ قاسم العلوم کے کہنہ مشق استاد جناب بابو تاج محمد چھیاسی برس کی عمر میں گذشتہ روز قضاء الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نماز جنازہ احاطہ جامعہ قاسم العلوم میں مولانا عبدالعزیز آف چشتیاں نے پڑھائی مرحوم کی نماز جنازہ میں ممبر صوبائی اسمبلی ہارون آباد چوہدری غلام اکبر وینس ممبر صوبائی اسمبلی فورٹ عباس صوفی ایم بشیر کے صاحبزادے محمد جاوید اور محمد پرویز چیئرمین ٹاؤن کمیٹی فقیر والی خان محمد بخش جونیہ بریلوی مکتبہ فکر کے راہنما و مدرسہ فیض العلوم کے مہتمم سید احمد کمال کے علاوہ مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے علماء و طلبہ پرنسپل پروفیسر اسحاق آف عتیان نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی بابو تاج محمد مرحوم ۱۹۱۲ء میں نکودر میں پیدا ہوئے تقسیم ہند سے قبل ایف۔ اے۔ اعلیٰ نمبروں میں پاس کیا لیکن انگریز کی ملازمت سے نفرت تھی مذہبی رجحان رکھنے کے باعث جامعہ قاسم العلوم میں ۱۹۳۶ء سے وابستہ ہوگئے اور درس تدریس کا سلسلہ جاری رکھا مرحوم کی شخصیت قادیانی فتنہ کے خلاف مضبوط ڈھال کی حیثیت رکھتی تھی وہ عمر بھر قلم اور عمل سے قادیانیت کے خلاف جہاد کرتے رہے مختلف مذہبی رسائل میں رد قادیانیت پر اُن کے سینکڑوں مضامین شائع ہو چکے ہیں مرحوم نے تحریک نظام مصطفےٰ میں جوانوں کی طرح بڑھ چڑھ کر حصہ لیا وہ بالکل سادہ طبیعت کے مالک تھے بابو صاحب مرحوم عرصہ دو سال سے جوڑوں کے درد میں مبتلا رہے مرحوم کے پسماندگان میں ایک بیوہ دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔

بابو تاج محمد کی وفات پر عالمی مجلس کے مرکزی رہنماؤں کا اظہار تعزیت

ملتان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما درویش حضرت اقدس مولانا خان محمد مدظلہٗ مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مولانا قاضی اللہ یار خان نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں مولانا بابو تاج محمد فقیر والی کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم ختم نبوت کے محاذ پر عظیم سکالر تھے۔ ان کی پوری زندگی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے تعاقب میں گزری مرحوم نے سینکڑوں مضامین کے ذریعہ قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کیا۔ مذکورہ بالا رہنماؤں نے دعا کی کہ خداوند قدوس مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

عالمی مجلس احمد پور شرقیہ کا مطالبہ

احمد پور شرقیہ۔ گورنمنٹ ایس۔ اے۔ ڈگری کالج ہاسٹل اور ہر کلاس میں کافی تعداد میں قادیانی طلبہ موجود ہیں قادیانی طلبہ تمام میڈیکل کالجز کے مقابلے میں علامہ اقبال میڈیکل کالج کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیوں کہ یہاں پر دوسرے عملے میں اکثر قادیانی ملازمین کے علاوہ متعدد قادیانی اساتذہ تعینات ہیں۔ جن کی سرپرستی میں قادیانی طلبہ اپنے مذہب باطلہ کے ذریعے یہاں پر مسلمان طلبہ و طالبات کو مرتد بنانے میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ شراب کی بوتلیں اور فحش تصویروں کے ساتھ کثیر تعداد میں قادیانی لٹریچر بھی قادیانی طلبہ کے کمروں سے دوران تلاشی برآمد ہوا۔ اپنے اس بیان کے حق میں قادیانی اساتذہ قادیانی طلبہ کی سرپرستی کرتے ہیں۔ انہوں نے قادیانی اساتذہ اور طلبہ کے درمیان باہمی میٹنگ کی چند تصاویر بھی دکھائیں جو کالج سے باہر کسی مکان کے اندر کھینچی گئی تھیں۔ جب ان سے یہ سوال کیا گیا کہ قادیانی طلبہ کی طرف سے چند اخبارات میں آپ کی طرف سے عائد کردہ توہین رسالت کے الزامات کی تردید کی گئی ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ طلبہ اور عوام کو بیوقوف بنانے کے لئے قادیانیوں نے توہین رسالتؐ کے الزام کی تردید ان قادیانی طلبہ کی طرف سے اخبارات میں شائع کروائی گئی۔ جن کا اس واقعہ سے کوئی تعلق نہیں۔ حالانکہ اس واقعہ میں ملوث اصل قادیانی طلبہ شفقت اللہ، اعجاز قریشی، اور عاطف تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے اپنے جرم کا اعتراف کر چکے ہیں۔

اپنا نام ظاہر نہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ چونکہ کسی بھی میڈیکل کالج کے پروفیسر طلبہ کے تعلیمی معاملات میں خود مختار ہوتا ہے۔ اس لئے قادیانی پروفیسر کی انتقامی کارروائی کے پیش نظر کوئی بھی مسلمان طالب علم اس احتجاجی تحریک میں انفرادی طور پر نمایاں نہیں ہونا چاہتا اس لئے میں بھی اپنا نام ظاہر کرکے قادیانی پروفیسر کی انتقامی کارروائی کا نشانہ نہیں بننا چاہتا۔

قادیانی طلبہ کی اس گستاخانہ حرکت اور کالج انتظامیہ کی مسلسل چشم پوشی کے خلاف ۱۴ ستمبر کو کالج آڈیٹوریم میں ایک عظیم الشان احتجاجی جلسہ وختم نبوت کانفرنس بھی منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علاوہ مقامی طلبہ راہنماؤں نے بھی قادیانیت کی بڑھتی ہوئی خلاف اسلام سرگرمیوں اور اشتعال انگیز کارروائیوں کی شدید مذمت کی۔ طلبہ راہنماؤں نے اس مرحلے پر اس عزم کا اعادہ کیا۔ کہ جب تک ہمارے مطالبات تسلیم نہیں کئے جاتے تحریک جاری رہے گی۔ اور اس مقصد کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

قادیانیوں کی طرف سے تعلیمی اداروں میں اپنے عقائد باطلہ کی تبلیغ و تشہیر کے ذریعے مسلمان طلبہ کو قادیانی بنانے کی کوششوں کو کسی طور پر بھی امت مسلمہ کے لئے سود مند قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عام تعلیمی اداروں خصوصاً اعلیٰ پروفیشنل تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں میں موجود قادیانی اساتذہ پر کڑی نظر رکھی جائے۔ اور خلاف اسلام سرگرمیوں میں ملوث قادیانی امت کے مہروں کو تعلیمی اداروں سے چلتا کیا جائے۔ ان کے ساتھ کسی بھی قسم کی رعایت امت مسلمہ سے غداری کے مترادف ہوگی

ڈیرہ نواب صاحب کے قادیانی نواز پرنسپل نئی نسل کو اسلام سے باغی بنانے کے لئے اپنے باطل نظریات کا پرچار کر رہے ہیں۔ جس سے کالج کا امن تباہ ہونے کا اندیشہ ہے حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ ایسے امن دشمن پرنسپل کو فی الفور معطل کرے۔ ورنہ مستقبل قریب میں اس کالج سے فارغ التحصیل ہونے والا طالب علم اسلام کا نام لینا بھی شاید پسند نہ کرے گا جس سے باطل قوتوں کو تقویت حاصل ہوگی۔ محکمہ تعلیم کے اعلیٰ افسران کو چاہیئے۔ کہ کالج کے در و دیوار سے ایسے تمام بینرز اتروائے۔ جو اسلامی نظریات کی نفی کرتے ہیں۔

جائے۔ اقوام متحدہ میں مستقل مندوب نسیم احمد قادیانی کو فی الفور ہٹایا جائے اور اس کی جگہ کسی مسلمان کو مقرر کیا جائے سندھ کے قادیانی چیف سیکرٹری کو برطرف کیا جائے اور پنجاب کے ڈپٹی فنانس سیکرٹری کو ہٹایا جائے

قادیانی جماعت میں بغاوت کے آثار

کراچی، گوجرانوالہ، فیصل آباد، لاہور اور دیگر شہروں میں قادیانی اعلان لاتعلقی کر رہے ہیں

چنیوٹ: لاہور سے شائع ہونے والے اخبار مساوات نے انکشاف کیا ہے کہ قادیانی جماعت میں بغاوت پیدا ہوگئی ہے اور کراچی، گوجرانوالہ، لاہور اور دیگر شہروں کے قادیانیوں نے جماعت سے لاتعلقی کا اعلان کرنا شروع کردیا، جن افراد نے بغاوت کی ہے ان کو مرزا طاہر کا نمائندہ کئی روز تک سمجھاتا رہا کہ وہ جماعت نہ چھوڑیں، بہت جلد مرزا طاہر کو جماعت کی سربراہی سے علیحدہ کرکے ان کا مطالبہ پورا کردیا جائے گا۔ لیکن جب وہ نہ مانے اور مذاکرات ناکام ہوگئے تو دونوں طرف سے لاتعلقی کا اعلان کردیا گیا۔ اب تک جن لوگوں نے جماعت سے علیحدگی کا اعلان کیا ہے ان میں کراچی کے یحییٰ، محمد اکرم، فاروق آباد ضلع فیصل آباد کے پیر بخش، محمد ارشد اور راحیلہ بیگم، گوجرانوالہ کے نثار احمد اور لاہور کے ملک بشیر الدین، ملک مستقیم الدین، اشرف اور منور احمد وغیرہ شامل ہیں۔ (مساوات لاہور ۲۵ ستمبر ۱۹۸۹ء)

قادیانیوں کیخلاف ملتان کالجوں میں کلاسوں کا بائیکاٹ

ملتان تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ کی طرف سے قادیانیوں کے خلاف قرآن پاک کی بے حرمتی کرنے کی ناپاک جسارت پر تمام کالجوں میں کلاسوں کا بائیکاٹ کیا گیا اور بوسن روڈ کالج میں احتجاجی مظاہرہ بھی ہوا۔ اس مظاہرے میں تمام مذہبی طلبہ تنظیموں نے بھرپور حصہ لیا۔ اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے عابد حسین جنرل سیکرٹری تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ نے کہا کہ قادیانیوں نے لندن سے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جس میں قرآن پاک کی آیات میں تحریف کی گئی ہے جو کہ مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ لیکن ہم قادیانیوں کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس کے خطرناک نتائج برآمد ہوں گے۔ جناب عمران گیلانی اور عابد صدیقی نے اپنے خطاب میں قادیانیوں کی قرآن پاک کے خلاف ناپاک جسارت پر حکومت پاکستان کی خاموشی پر افسوس کا اظہار کیا۔ جناب ایوب علی نے اپنے خطاب میں پنجاب میں حالیہ ہونے والے واقعات پر شدید ردعمل کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ اگر قادیانیوں نے اپنی غنڈہ گردی بند نہ کی تو تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ ان کے خلاف بھرپور تحریک چلائے گی۔ آخر میں متفقہ طور پر چند قرار دادیں منظور کی گئیں قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا

گورنر پنجاب سے یوتھ فورس کے وفد کی ملاقات

لاہور (نمائندہ ختم نبوت) ختم نبوت یوتھ فورس کے وفد نے گزشتہ دنوں گورنر پنجاب جنرل ٹکا خان سے ملاقات کی وفد کی قیادت محمد ممتاز اعوان ڈاکٹر جہانگیر شجاع غلام مرتضےٰ ربانی اور سلمان طارق سیالکوٹی نے کی وفد نے گورنر کو صوبہ پنجاب میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی جارحانہ سرگرمیوں غنڈہ گردی اور ان کی تخریبی کاروائیوں سے آگاہ کیا وفد نے گورنر ٹکا خان کو قادیانیوں کی طرف سے پنجاب کے نصف درجن علاقوں لاہور۔ کھاریاں۔ جڑانوالہ چونڈہ سیالکوٹ۔ سرگودھا اور مروٹ بہاولنگر میں کئے جانے والے فسادات کی بھی رپورٹ پیش کی۔ گورنر نے وفد کو یقین دہانی کرائی کہ وہ اس سلسلہ میں ضرور کاروائی کریں گے اور مجرموں کو کڑی سزائیں دی جائیں گی۔

شادباغ لاہور میں ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام شادباغ جامع مسجد اشرفیہ لاہور میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس شیخ فضل حیات کی صدارت میں منعقد ہوئی تلاوت کلام پاک قاری محمد شکیل شہزاد نے کی مولانا قاضی اللہ یار صاحب نے ختم نبوت کے موضوع پر اہم تقریر کی اپنے خطاب میں قاضی صاحب نے زور دیا کہ قادیانی دین اسلام کے لئے ایک فتنہ ہیں اور جب تک اس فتنہ کا مکمل طور پر خاتمہ نہیں ہو جاتا ختم نبوت کے پروانے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے مولانا محمد نذیر عثمانی نے اپنے خطاب میں سلسلہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے حواریوں کی سازشوں سے عوام الناس کو آگاہ کیا اور وفاقی و صوبائی حکومت کی پالیسیوں پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت جس طرح مرزائیت نوازی کا مظاہرہ کر رہی ہے اس کی مثال نہیں ملتی انھوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو وطن عزیز کی کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے اور تعلیمی اداروں میں ان کو اقلیت کے حساب سے داخلہ دیا جائے مولانا عثمانی نے مزید کہا کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہم اپنی جان قربان کرنا سعادت سمجھتے ہیں اور ہم اس وقت تک

اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے جب تک منکرین ختم نبوت کا خاتمہ نہیں ہو جاتا بعدازاں ختم نبوت کانفرنس قاری غلام مصطفےٰ قادری کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی

مکتوب ایبٹ آباد

حضرت امیر مرکزیہ کی آمد۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہٗ ایک مختصر دورے پر ایبٹ آباد پہنچے۔ جس کا مقصد تنظیمی امور پر بات چیت عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور اسلام کی سربلندی کے لئے مجاہدین ختم نبوت کو ضروری ہدایات دینا تھا۔ اس سلسلہ میں رات کو ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کے امیر مولانا حبیب الرحمان صاحب۔ تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کے سرپرست اعلیٰ مولانا محمد ایوب الہاشمی اور ضلع ایبٹ آباد میں موجود تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کی تمام تنظیموں کے اراکین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ حضرت امیر مرکزیہ نے پچھلے دنوں جناح باغ ایبٹ آباد میں تاجدار ختم نبوت کانفرنس کے انتہائی کامیاب انعقاد پر ہزارہ ڈویژن کے تمام مجاہدین ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کیا اور مبارکباد دی اور مرکز کی طرف سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ اور کہا وہ دن دور نہیں جب ہمارے قدم اپنی مقدس منزل کو چھو لیں گے۔ بس ذرا ہمت، جرات اور مردانگی سے کام لیں۔ یہ اجلاس رات گئے تک جاری رہا آخر میں اسلام کی سربلندی اور مسلمانان عالم کی فتح و نصرت کے لئے خصوصی دعا کی گئی۔ انھوں نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی وہ اپنے سچے مقصد کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے متحد ہو کر اپنے مشترکہ دشمن کے خلاف اپنی عملی جدوجہد کو تیز کریں۔

قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے

جمعیۃ طلباء اسلام یونٹ مدرسہ عربیہ بنو عاقل کا اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت جناب احسان اللہ نے کی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ملک کے حالات مرزائیوں کی نحوست سے روز بروز بگڑتے جا رہے ہیں یہ ملک ہمارے اکابر نے اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا لیکن افسوس آج اس ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلام سے مذاق کیا جا رہا ہے اجلاس کے آخر میں جناب علی حسن جناب حمد اللہ واللہ بخش صدر الدین بلوچ ہدایت اللہ محمد انور ولی بشیر احمد گلزار احمد محمد قاسم نصر اللہ، محمد اقبال عبد الشکور وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا کہ اقوام متحدہ کے نمائندہ نعیم احمد اور سندھ کے چیف سیکرٹری کنور ادریس کو فوراً اپنے عہدوں سے ہٹایا جائے دعائے خیر جناب مولانا عبد اللطیف صاحب نے کی۔

ختم نبوت یوتھ فورس کا قادیانیوں کیخلاف جلسہ جلوس مظاہرہ

ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان ضلع لاہور کے زیر اہتمام لاہور۔ کھاریاں۔ جڑانوالہ۔ سرگودھا۔ چونڈہ سیالکوٹ مروٹ بہاولنگر۔ سانگھڑ موسٹ سندھ اور اسی طرح ملک بھر میں فتنہ قادیانیت کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں کے خلاف ایک احتجاجی جلسہ عام یکم ستمبر ۱۹۸۹ء بعد نماز جمعۃ المبارک جامع مسجد نیلا گنبد نزد نیو انارکلی لاہور میں مرکزی صدر یوتھ فورس صاحبزادہ پیر سلمان منیر کی صدارت میں منعقد ہوا جس سے مختلف مکاتب فکر کے راہنماؤں مولانا سید عبد القادر آزاد، ملک محمد اکبر ساقی، خان محمد اشرف خان مولانا محمد امجد خان مولانا پیر سید عاشق حسین شاہ، محمد ممتاز اعوان، علامہ ایاز ظہیر ہاشمی، محمد سلیم انبالوی، محمد ریاض خاکی محمد سلمان طارق سیالکوٹی عارف سلیم، رودہڑی و دیگر راہنماؤں نے خطاب کیا مقررین نے مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی طرف سے قادیانیوں کو اہم عہدوں پر نوازنے اور شہدائے ختم نبوت سکھر اور ساہیوال کے قاتلوں کی موت کی سزائیں معاف کرنے اور قادیانی گماشتوں کی طرف سے کی جانے والی غنڈہ گردی کی شدید مذمت کی۔ بعدازاں ختم نبوت یوتھ فورس کے کارکنوں نے یوتھ فورس کے مرکزی صدر صاحبزادہ پیر سلمان منیر اور مرکزی جنرل سیکرٹری محمد ممتاز اعوان کی قیادت میں ایک جلوس نکالا جو لاہور کی سب سے بڑی اہم روڈ مال روڈ سے ہوتا ہوا اخبار جنگ اور نوائے وقت کے دفاتر کے سامنے ان اخبارات کی قادیانیت نوازی کے خلاف مظاہرہ کیا اور بعدازاں یہ جلوس اور مظاہرہ پرامن طریقے سے منتشر کر دیا گیا۔

معلومات اسلامی

حافظ عبد الحمید منڈیکے گورایہ

(۱) سود کو سورہ بقرۃ اور شراب کو سورۃ مائدہ میں حرام کیا گیا۔

(۲) نماز کا ذکر قرآن پاک میں تقریباً ۷۰۰ بار آتا ہے۔

(۳) قرآن کریم میں حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر ۲۵ مرتبہ آتا ہے۔

(۴) قرآن مجید میں لفظ "اللہ" ۹۸۰ بار آتا ہے

عبد الخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این۔ ۹۱۔ صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۲۳۵۵۷۰۔

بقیہ:۔ بزم

صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جو اپنی تمام قائدانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ختم نبوت کے کام کو بڑے احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔ ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد کی تنظیم ہے۔ اور ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے کہ ایسے دور میں جب ہر طرف نفسا نفسی ہے۔ یہ نوجوان اپنے پیغمبرؐ کی نبوت کی حفاظت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید حوصلہ دے۔ اور مجھے امید ہے کہ اللہ کی نصرت رہی تو یہ نوجوان ایبٹ آباد کو گستاخان رسولؐ سے پاک کر کے رہیں گے۔

شدت سے رسالہ کا انتظار کرتی ہوں

...شائستہ فردوس مانسہرہ

رسالہ پڑھ کر ایمان تازہ ہوا۔ اور ہمیشہ رسالہ پڑھنے کا عہد کیا۔ ہفت روزہ ختم نبوت چند دنوں قبل ہی ملا۔ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ کافی معلومات حاصل ہوئیں۔ اب میں رسالے کا شدت سے انتظار کرتی ہوں۔

قلمی جہاد

محمد عرفان لاہور کینٹ

ایک جگہ رسالہ ختم نبوت دیکھا۔ / ماشاء اللہ واقعی اس دور میں اس رسالے نے قادیانیت کے خلاف جہاد کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور تمام سٹاف کو جزائے خیر دے۔ نوجوان نسل پر اس زہریلے مادے کے بہت برے اثرات پڑ رہے تھے آپ کا رسالہ قلم کا بہترین جہاد کر رہا ہے۔ مجھے یہ بہت پسند آیا۔

بقیہ:۔ نونہالان

یہ کوفے کا راستہ نہیں کوفے کا تو بس ایک ہی راستہ ہے۔ جو تم پیچھے چھوڑ آئے ہو۔ میں جانتا ہوں۔ مگر میرا دل چاہتا ہے کہ تھوڑی دور تک تمہارا ساتھ دوں۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو آدمی آپس میں گفتگو کرتے ہوئے ایک ساتھ سفر کر رہے ہوں۔ تو ایک ساتھی کا دوسرے ساتھی پر کوئی حق ہوتا ہے۔ لہٰذا میں تیرا حق ادا کرنے کے لئے کچھ دور تیرے ساتھ چلا آیا ہوں۔ اس کے بعد اپنے راستہ پر ہو جاؤں گا۔

یہودی نے جب یہ بات سنی تو کہنے لگا۔ اب سمجھ میں آیا کہ تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق اتنا بلند تھا۔ جس کی وجہ سے اسلام تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ اس کے علاوہ یہودی کو یہ جان کر حیرت ہوئی اس کا مسلمان دوست اور ہمسفر اور کوئی نہیں۔ بلکہ خلیفہ وقت حضرت علیؓ ہیں۔ اس کے بعد وہ مسلمان ہو گیا۔ اور حضرت علیؓ کے وفادار ساتھیوں میں شمار کیا جانے لگا۔

بقیہ:۔ محمدؐ کی محبت

اصحابؓ کی محبت نہ تھی چنانچہ ان کا دین انہیں کوئی نفع نہ پہنچا سکا۔ اور انہوں نے نواسۂ رسولؐ کو شہید کر دیا اور رہتی دنیا تک مسلمانوں کی لعنت کے مستحق ہوئے۔ انہی کوفیوں میں حضرت ہانی بن عروہ اور حضرت حرؓ بھی تھے۔ حضرت ہانیؓ نے محبت رسولؐ سے سرشار ہو کر حضرت مسلمؓ بن عقیل کو پناہ دی اور نتیجہ شہادت نوش فرمایا۔ حضرت حرؓ جو حضرت امام حسینؓ کے مقابلہ میں ایک لشکر جرار لے کر عراق سے آئے تھے جب انہوں نے حضرت امام حسینؓ کا خطبہ مبارک سنا تو ان کے دل میں آل رسولؐ کی محبت نے انگڑائی لی اور وہ حضرت امام حسینؓ کے لشکر میں شامل ہو گئے اور وہی حرؓ جو چند گھڑیاں قبل دوزخ کا ایندھن بنا ہوا پانی پینے والا تھا حضرت محمدؐ کی محبت کی بدولت ساقی کوثر سے جام کوثر پینے کا حقدار ٹھہرا۔

سب مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے دلوں میں آنحضور کے دین کی محبت کے ساتھ ساتھ آپ کی ذات پاک اور آپؐ کی آلؓ اور آپؐ کے اصحاب کی محبت بھی اجاگر کریں۔ رسول اللہ سے محبت کی پہلی نشانی۔ مرزائیت کا مکمل بائیکاٹ ہے جب کوئی مسلمان کسی مرزائی سے ملتا ہے تو گنبد خضراء میں دل مصطفےٰ دکھتا ہے۔ اس لئے سب مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ تمام مرزائیوں اور مرزائی نوازوں کا بائیکاٹ کر کے محبت رسولؐ کا بین ثبوت مہیا کریں کیونکہ

محمدؐ کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے؟
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

معیاری زیورات خریدتے وقت
حسین سنز جیولرز
کا نام ضرور یاد رکھیں
حسین سنز زیب النساء اسٹریٹ صدر کراچی
521809 — 521491

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

﷽

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
(الحدیث)

۸ آٹھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

کل پاکستان عظیم الشان

بتاریخ | بمقام

۲۵ اکتوبر سے ۵ نومبر کی درمیانی مدت میں ہوگی تاریخوں کا اعلان عنقریب کیا جائیگا کارکن تیاری شروع کردیں

مسلم کالونی صدیق آباد ربوہ

زیر صدارت

حضرت مولانا مخدوم المشائخ **خواجہ خان محمد** صاحب مدظلہ
امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

- حسب سابق تزک و احتشام سے منعقد ہوگی
- کانفرنس میں چاروں صوبوں سے تمام مکاتب فکر کے رہنما تشریف لائیں گے۔ اس تشتت و افتراق کی مسموم فضا میں یہ کانفرنس اتحاد ملی کا سیمینار ثابت ہوگی
- جس میں ملک بھر مشائخ، علما، اکابرین امت راہنمایانِ قوم، دانشور، وکلاء غرضیکہ ہر طبقہ حیات سے تعلق رکھنے والے رہنما شرکت کریں گے۔

○ تمام مقامی جماعتیں آج سے تیاری شروع کردیں ○
○ جوق در جوق شرکت سے کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنائیں

کانفرنس کو بہتر بنانے کے لیے اپنی اپنی تجاویز ارسال کریں۔

رابطہ کیلئے

ملتان ۴۰۹۷۸ / ۴۴۷۰۰
فیصل آباد ۳۳۵۲۲
سرگودھا ۹۰۴۷۳
ربوہ ۳۶۶
لاہور ۵۲۴۳۳
گوجرانوالہ ۷۵۶۵۶
سیالکوٹ ۸۲۲۶۳
راولپنڈی ۵۵۱۷۵
اسلام آباد ۸۲۹۱۸۹
ڈیرہ غازی خان ۳۳۵۳۴
ڈیرہ اسماعیل خان ۳۶۹۱
بہاولپور ۲۷۹۵
بہاولنگر ۵۵۳
رحیم یار خان ۳۰۱۸
پشاور ۶۳۸۳۹
ٹنڈو آدم ۵۱۳
حیدرآباد ۸۴۳۸۶
نواب شاہ ۴۴۷۸

بخاری مسجد گنتری
احمد پور شرقیہ ۹۰۲
چنیوٹ جامع مسجد بخاری
خانیوال ۷۲۹
ہری پور ۴۳۸۶
وہاڑی ۳۱۵
صادق آباد ۲۵۱۱
بھکر ۸۹۹
خانقاہ سراجیہ میانوالی
مانسہرہ مرکزی جامع مسجد ۳۸۲۲
اٹک ۲۸۶۲
جھنگ ۲۸۶۱ / ۳۲۹۵
سکھر ۸۵۹۱۳ / ۸۶۲۷۴
کوئٹہ ۷۱۱۹۴ / ۷۰۹۳۷ / ۷۳۶۵۶
ٹوبہ ٹیک سنگھ ۲۷۱۱ / ۲۸۱۱

مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب ناظم اعلیٰ مرکزی **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت** مرکزی دفتر ملتان پاکستان